عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کا ترجمان

# ماہنامہ لولاک ملتان

جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ
ستمبر ۲۰۰۰ء

شمارہ ۶ ◇ جلد ۳۷/۴

ختمِ نبوت کانفرنس برمنگھم، ڈنمارک، پیرس، بولٹن
ردِ قادیانیت کورسز رحیم یار خان گمبٹ

خلیفۂ رسول سیدنا صدیق اکبرؓ

خطبات وارشادات حضرت جالندھریؒ

قادیانی جماعت کے "بزرگانہ" جھوٹ

یوسف کذاب کو سزائے موت
مجلس تحفظ ختمِ نبوت کی ایک اور کامیابی

مرزا غلام احمد قادیانی کی کھلی بددیانتی

سیرتِ طیبہ کی روشنی میں معاشرتی برائیوں کا علاج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

بیاد مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمودؒ

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر: حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر: رانا محمد طفیل جاوید

مینجر: قاری محمد حفیظ اللہ

شمارہ نمبر 6 جلد نمبر 37/4

قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے

سالانہ ۱۰۰ روپے

بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی


## مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

مولانا مفتی محمد جمیل خان — مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اکرم طوفانی — حافظ محمد یوسف عثمانی

مولانا خدا بخش شجاع آبادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا مفتی حفیظ الرحمان — مولانا احمد بخش

مولانا محمد نذر عثمانی — مولانا غلام حسین

مولانا فقیر اللہ اختر — چوہدری محمد اقبال

مولانا قاضی احسان احمد — مولانا غلام مصطفیٰ

## رابطہ


دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ، ملتان

Ph.: 061-514122 Fax: 061-542277



ناشر صاحبزادہ طارق محمود، مطبع تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت جامعہ مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان


## بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ

شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

حضرت مولانا عبد الرحمٰن میانویؒ

حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اس شمارے میں


| | | |
|---|---|---|
| جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کو سزا | اداریہ | 3 |
| ائیر فورس میں داڑھی کٹوانے کا حکم | ادارہ | 5 |
| دینی مدارس کا کنونشن | ادارہ | 6 |
| سیرت طیبہ کی روشنی میں معاشرتی برائیوں کا علاج | محمد عمران | 8 |
| خلیفہ رسول ﷺ سیدنا صدیق اکبرؓ | حضرت مولانا خدا بخش مدظلہ | 14 |
| ارشادات حضرت جالندھریؒ | سید شمشاد حسین | 20 |
| مرزا غلام احمد قادیانی نہ مسیح نہ موعود | مفتی محمد ایوب | 24 |
| قادیانی جماعت کے بزرگانہ جھوٹ | پروفیسر منور احمد ملک | 29 |
| مرزا غلام احمد قادیانی کی کھلی بددیانتی | مولانا اللہ وسایا | 35 |
| مرزا غلام احمد قادیانی کے کھرے سچ | اشتیاق احمد | 38 |
| تحریک ختم نبوت 1974ء واقعات کے آئینہ میں | مولانا اللہ وسایا | 41 |
| تفریحی مشاغل | مولانا عبد اللطیف مسعود ڈسکہ | 43 |
| مولانا مفتی غلام ربانیؒ | مولانا محمد اختر | 46 |
| جب ہم قادیانیت سے تائب ہوئے | ایس ایم چوہدری | 49 |
| جماعتی سرگرمیاں! | ادارہ | 52 |
| تبصرہ کتب | ادارہ | 63 |
| دینی معلومات | مولانا محمد طیب فاروقی | 64 |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

# جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کو سزا

## مجلس تحفظ ختم نبوت کو ایک اور کامیابی!!!

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں محمد جہانگیر نے توہین رسالت کے مقدمہ میں ملوث گستاخ رسول' جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کو سزائے موت' 35 سال قید اور دو لاکھ جرمانے کی سزا کا حکم سنایا ہے۔ ملزم یوسف کذاب کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سینئر مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے 29 مارچ 1997ء کو تھانہ ملت پارک لاہور میں 295 سی کے تحت مقدمہ درج کروایا تھا۔ یہ کیس تقریباً تین سال مختلف عدالتوں میں زیر سماعت رہا۔ بالآخر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں محمد جہانگیر پرویز کے حصے میں یہ سعادت آئی کہ انہوں نے قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے 15 اگست 2000ء کو ایسا تاریخی فیصلہ دیا جسے مدتوں یاد رکھا جائے گا۔

فاضل عدالت نے مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے ملزم یوسف کذاب کو دفعہ 295 سی کے تحت سزائے موت' 295 اے کے تحت 10 سال قید اور 50 ہزار روپے جرمانہ' دفعہ 298 کے تحت 1 سال قید سخت اور 10 ہزار روپے جرمانہ' دفعہ 298 اے کے تحت 3 سال قید اور 20 ہزار روپے جرمانہ دفعہ (2) 505 کے تحت سات سال قید اور 3 ہزار روپے جرمانہ اور دفعہ 406 کے تحت 7 سال قید اور 20 ہزار روپے جرمانے کی سزا کا حکم سنایا ہے۔ جرمانے کی عدم ادائیگی پر ملزم کو مزید 22 ماہ قید بھگتنا ہوگی۔ تمام دفعات میں دی گئی سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہوں گی۔ فاضل عدالت نے 3 روز قبل ملزم کی ضمانت منسوخ کردی تھی جس پر اسے گرفتار کرلیا گیا تھا۔ یہ کارروائی ڈسٹرکٹ اٹارنی کی درخواست پر عمل میں لائی گئی

تھی۔ جس میں موقف اختیار کیا گیا تھا کہ ملزم 31 جولائی کو ضمانت پر ہونے کی وجہ سے مقدمے کی سماعت کے لئے عدالت میں حاضر نہیں ہوا تھا اس لئے خطرہ ہے کہ کہیں وہ فیصلے سے قبل فرار نہ ہو جائے۔ فاضل عدالت نے اس درخواست پر فریقین کے دلائل سننے کے بعد ملزم کو جیل بھجوادیا تھا۔ ملزم کی جانب سے محمد سلیم، عبدالرحمن اور رخسانہ لون ایڈووکیٹ نے پیروی کی۔ جبکہ مدعی کی جانب سے محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے عدالت کی معاونت کی۔ یاد رہے کہ جرم 295 سی قانون توہین رسالت کی سزائے موت کا قانون مسٹر محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ اور ظفر علی راجہ ایڈووکیٹ کی معاونت سے فیڈرل شریعت کورٹ میں 5 سال تک مقدمہ لڑنے کے بعد منظور ہوا جو سپریم کورٹ میں بحال رہا۔ اس پٹیشن میں سابق وزیر قانون ایس ایم ظفر، سپریم کورٹ کے سابق جج زیڈ بی کیکاوس، سابق اٹارنی جنرل شیخ غیاث محمد، جسٹس (ر) بشیر الدین اور جسٹس (ر) چوہدری محمد صدیق بھی بطور درخواست گزار شامل تھے۔

ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ تحفظ ناموس رسالت کے مقدس مشن میں اس ذات بابرکات نے مجلس تحفظ ختم نبوت کو ایک اور شاندار کامیابی سے نوازا ہے۔ کچھ عرصہ قبل ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف عدالتی فیصلہ منظر عام پر آیا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے ممتاز رہنما مولانا احمد میاں حمادی نے اس مقدمہ میں مدعی کی حیثیت سے پیروی کی۔ یوسف کذاب کے خلاف حالیہ عدالتی فیصلہ سے دینی قیادت کو یقیناً نیا عزم اور حوصلہ ملے گا۔ پاکستان میں مذہبی انتہا پسندی کا پراپیگنڈہ کرنے والی بین الاقوامی تنظیموں کی حوصلہ شکنی کے لئے حالیہ عدالتی فیصلہ کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔ جھوٹے مدعیان نبوت اور گستاخان نبوت کے خلاف دونوں عدالتی فیصلوں کے بعد اس الزام کی قلعی کھل جاتی ہے کہ مذہبی انتہا پسند طبقہ قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتا ہے۔ دینی قیادت قانون کو ہاتھ میں لینے کی بجائے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے کو ترجیح دیتی ہے۔ گوہر شاہی اور یوسف کذاب کے خلاف قانونی چارہ جوئی اور عدالتی انصاف اس بات کا بین ثبوت ہیں۔

یوسف کذاب کے خلاف فیصلہ دینے والے مذکورہ بالا جج، مسلم وکلاء، مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور بالخصوص حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سبھی مبارکباد کے مستحق ہیں جن کی دعاؤں اور مخلصانہ کوششوں سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عظیم فتح عطا فرمائی۔ عدالت کے کٹہرے میں جھوٹی نبوت کا غرور خاک میں ملا۔ گستاخ رسول

کا تکبر ملیامیٹ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی عظمت ورفعت کا پرچم بلند فرمایا۔ ہم اس عظیم کامیابی پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔ (الحمد للہ)

# پاکستان ایئر فورس میں ٹریننگ کے لئے داڑھی کٹوانے کا حکم

"صدائے اسلام" پشاور اگست 2000ء کا شمارہ ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ مولانا محمد یوسف قریشی کا انکشاف دینی حلقوں کے لئے باعث اضطراب ہے۔

"متحدہ شریعت محاذ کے صدر اور تاریخی جامع مسجد مہابت خاں کے خطیب مولانا محمد یوسف قریشی نے آج ایک بیان میں کہا کہ مجھے بعض حضرات نے بتایا کہ اگست 2000ء میں جو ایئر فورس میں ٹریننگ کے لئے PTTS کوہاٹ جائیں گے ان کے ذہنی امتحانات' تحریری امتحانات اور طبی امتحانات ہوگئے ہیں۔ ان امتحانات میں جن امیدواروں کے چہرے سنت رسول ﷺ سے مزین تھے یعنی جن کے چہروں پر داڑھی تھی انہیں ایئر فورس کے انفارمیشن اینڈ سلیکشن سنٹر پر کال لیٹر دیتے وقت Willing-ness / Un willingness سرٹیفکیٹ پر کرنا تھا ان کو کہا گیا کہ وہ ٹریننگ پر جانے سے پہلے داڑھیاں کٹوائیں گے۔ ورنہ ٹریننگ میں ان کو شریک نہیں کیا جائے گا اور وہ ملازمت سے محروم رہیں گے۔

اسلامی ملک پاکستان میں اس قسم کی بات کا مجھے یقین نہیں آرہا تھا کہ اسلامیہ پاکستان میں ایسا کافرانہ حکم کیسے جاری کیا جاسکتا ہے۔

میں نے ایئر فورس کے بعض افراد سے رابطہ کیا۔ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ ہاں ایسا حکم جاری کیا گیا۔ لیکن یہ ہماری طرف سے نہیں مرکز سے آیا ہے۔

میں یہ سن کر دنگ رہ گیا کہ پاکستان میں ایسا حکم بھی جاری ہو سکتا ہے۔ یہ مجھے کسی قادیانی جنرل کی اسلام اور پاکستان کے خلاف سازش معلوم ہوتی ہے۔ مسلم جرنیل فوراً اس کا نوٹس لیں۔ جنرل مشرف فوراً اس ظالمانہ اور کافرانہ آرڈر کا نوٹس لے کر ایسی ہدایت جاری کرنے والوں کے خلاف کارروائی کریں۔ تمام دینی جماعتیں و قوتیں اس کے خلاف پرزور احتجاج کریں۔"

بشکریہ "صدائے اسلام" پشاور

بعض اخبارات میں بھی یہ تشویش ناک خبر شائع ہوئی ہے۔ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے جو خالصتاً کلمہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا تھا۔ نواز شریف حکومت کے خاتمہ کے بعد نئی حکمران قیادت کی جانب سے اتاترک ازم کی باتیں ہونا شروع ہوئیں تو علماء نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا تھا کہ پاکستان میں کوئی اتاازم برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انفرمیشن اینڈ سلیکشن سنٹر پر کال لیٹر دینے سے پہلے امیدواران کو داڑھیاں صاف کرنے کا حکم اسی اعلان کردہ ازم کو نافذ کرنے کے سلسلہ کی ایک کڑی محسوس ہوتی ہے۔ سنت رسول کے خلاف دیا جانے والا حکم یقیناً اسلام اور پاکستان کے خلاف سازش ہے۔ علماء کو ببانگ دہل اعلان کرنا چاہیے کہ وہ دین کے ساتھ ایسی مذاق کبھی برداشت نہیں کریں گے۔

یہ سطور لکھی جاچکی تھیں کہ خبر ملی کہ ایئر فورس کے اعلیٰ حکام نے ایسا حکم واپس لے لیا ہے۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ موجودہ حکومت ایسے تمام اقدامات سے گریز کرے گی جن سے مداخلت فی الدین کا پہلو نکلتا ہے۔

## دینی مدارس کا کنونشن

گذشتہ ماہ تحفظ مدارس دینیہ کنونشن میں دینی مدارس کے متعلق حکومتی پالیسی اور وزیر داخلہ کے بیان پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا گیا۔ کنونشن نے حکومتی سروے اور نصاب کو مسترد کرنے کا اعلان کیا۔ اس طرح غیر ملکی زیر تعلیم طلبا کے کوائف حکومتی ایجنسیوں کو فراہم نہ کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

دینی مدارس سے متعلق ایک مدت سے علماء کرام میں بے چینی اور تشویش پائی جاتی ہے۔ میاں نواز شریف حکومت اور اس سے قبل بے نظیر بھٹو کے دور میں بھی حکومتی سطح پر دینی مدارس کے حوالہ سے مداخلت کا اعادہ کیا جاتا رہا۔ حالیہ کنونشن میں علماء نے دینی مدارس کے بارے میں ریشہ دوانیوں کو امریکی پالیسی کا تسلسل قرار دیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ امریکہ روح جہاد سے سخت خائف ہے۔ اس کا خیال ہے کہ دینی مدارس جذبہ جہاد کو بیدار رکھنے اور پروان چڑھانے کے مراکز ہیں۔ امریکہ انہیں اپنے مخصوص مقاصد کی راہ میں رکاوٹ سمجھتا ہے۔ لہٰذا ان اداروں کا خاتمہ یا انہیں بے اثر بنانا امریکہ کی اولین ترجیح ہے۔ حال ہی میں وزیر داخلہ نے بیرون ملک دینی مدارس کے حوالہ سے جو بیان دیا تھا اسے حکومتی پالیسی کا حصہ سمجھا گیا۔ دینی قیادت کی طرف سے ردعمل کے ساتھ ہی حکومتی موقف میں یہ تبدیلی آگئی اور تردید کی گئی

کہ حکومت ان اداروں میں مداخلت کا قطعی ارادہ نہیں رکھتی۔

جہاں تک دینی نصاب کا تعلق ہے حکومت اگر فی الحال اس میں اصلاح احوال چاہتی ہے تو اسے من مرضی کی بجائے اس شعبہ سے منسلک ماہرین کی خدمات حاصل کرنا چاہئیے۔ نصاب کے ضمن میں حکومتی پالیسی کو مداخلت فی الدین سمجھا جائے گا۔ سروے کے بارے میں دینی حلقوں نے خاصا تشویش کا اظہار کیا ہے۔ حکومت کو بہر طور دینی قیادت کو اعتماد میں لینا ہوگا۔ مسائل کو خوشگوار فضا میں ہی حل کیا جائے تو بہتر اور مناسب ہوگا۔

# سیرت طیبہ کی روشنی میں

## معاشرتی بیماریوں کا علاج

تحریر : محمد عمران

آج سے چودہ سو سال قبل اس ذات نے اس دنیا میں ظہور کیا، جن کے لیے کائنات پیدا کی گئی، جنہیں کائنات کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا تھا اور جنہوں نے اپنی اسی رحمت سے کائنات کی ساری تاریکیوں کو روشنی سے بدل دیا اور انسانی معاشرے کی تمام خرابیوں کو دور کر دیا۔

رسول اکرم ﷺ نے زندگی کے ہر شعبے کی اصلاح فرمائی اور معاشرے کا کوئی پہلو ایسا نہ رہا جس تک آپ ﷺ کی نگاہ نہ پہنچی ہو۔ اگرچہ معاشرے کی اصلاح کی خاطر نبی اکرم ﷺ کو ہر طرح کی تکالیف برداشت کرنا پڑیں لیکن تمام مصیبتیں سہنے کے باوجود بھی آپ ﷺ نے معاشرے کی اصلاح کا کام جاری رکھا اور عمر مبارک کے کسی لمحے میں بھی یہ مقصد آپ ﷺ کی نظروں سے اوجھل نہیں ہو سکا اور آپ ﷺ کی مسلسل کوشش اور مثالی محنت کے نتیجے میں تئیس سال کی مختصر سی مدت میں وہ مثالی معاشرہ وجود میں آگیا جس کی نظیر دنیا آج تک پیش نہ کر سکی۔

### غیبت

معاشرے کی ایک بیماری غیبت ہے۔ کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنے کو لوگ کتنا حقیر کیوں نہ سمجھتے ہوں لیکن بظاہر اس معمولی سی چیز سے معاشرے میں جو بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور گھر کے گھر جس طرح تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اس سے ہر شخص واقف ہے۔ اس سے ایک دوسرے کے دلوں میں کدورت، نفرت اور دشمنی پیدا ہوتی ہے اور پھر یہی چیز معاشرے میں بگاڑ کا باعث بنتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کو روکا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ : ......"تم میں سے کوئی شخص کسی کی غیبت نہ کرے۔" (القرآن)

اور غیبت کیا ہے؟ سنئے نبی پاک ﷺ کیا فرماتے ہیں:

ترجمہ:...... " اپنے مسلمان بھائی کا ذکر ان الفاظ میں کرنا کہ اگر وہ ان الفاظ کو سن لے تو ناپسند کرے۔ پوچھا گیا اگر وہ برائی جو بیان کی جارہی ہے اس میں موجود ہو تب بھی؟۔ فرمایا اگر وہ عیب جو تم نے بیان کیا ہے اس شخص میں موجود ہے تو غیبت ہے اور اگر تمہارا بیان کردہ عیب اس میں نہیں پایا جاتا تو یہ بہتان ہے۔(جو غیبت سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہے)

## رشوت

رشوت معاشرے کا ایک رستا ہوا ناسور ہے۔ اور ہر دور میں ہر زمانے میں اس کی مذمت کی جاتی رہی ہے۔ حضور پاک ﷺ نے اس کی مذمت ان الفاظ میں فرمائی:

ترجمہ:...... "رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے۔"

بلکہ اس کی جڑ بھی اکھاڑ کے رکھ دی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نقل فرماتے ہیں کہ ہمیں تکلف سے روکا گیا اور یہ تکلف اور نمود و نمائش ہی رشوت لینے کا سبب بنتے ہیں۔ اور جب کوئی معاشرہ تکلف کی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو اور لوگ جس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اس کے بجائے طبقہ اعلیٰ میں شامل ہونے کی خواہش ان میں پیدا ہو جائے تو پھر ان تکلفات میں ان کی آمدنی ان کا ساتھ دینے سے انکار کر دیتی ہے اور لامحالہ انہیں ناجائز ذرائع کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس بنا پر رسول اللہ ﷺ نے رشوت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے اپنی امت کو تکلفات میں پڑنے سے روک دیا۔

## سود

سود کے ذریعے جس طرح غریبوں کی دولت کو ان سے چھینا جاتا ہے اور بعض حالتوں میں انہیں دو وقت کی روٹی تک سے محروم کر دیا جاتا ہے اسے کسی طرح بھی درست قرار نہیں دیا جا سکتا پھر اس سے وہ لوگ جن کے پاس کچھ رقم ہوتی ہے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور بغیر محنت و کوشش کے اپنے سرمائے میں اضافے پر اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ جس سے وہ لوگ کاہل اور معاشرے کے لئے ناکارہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ یہ لوگ صرف اپنا بھلا چاہتے ہیں دوسروں کی بھلائی اور نفع سے انہیں کوئی غرض نہیں ہوتی۔ ایسے لوگوں سے معاشرے کی کسی قسم کی بھلائی کی توقع نہیں رکھی جا سکتی اور اسی وجہ سے اسلامی معاشرے میں

سود کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سودی کاروبار کرنے والے (سود لینے اور سود ادا کرنے والے) سودی کاروبار کے متعلق گواہی دینے والے اور سودی کاروبار کی خط و کتابت کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

## حکمران

جب کسی قوم اور کسی ملک کے لوگوں میں اقتدار اور امارت کی حرص پیدا ہو جاتی ہے اور ہر آدمی امیر قوم' امیر صوبہ اور ہر رہنما امیر ملک بننے کا خواہاں ہو اور اس مقصد کے لئے وہ ہر جائز و ناجائز ہتھکنڈے اختیار کرنا شروع کر دے تو سمجھنا چاہئے کہ اس معاشرے میں بگاڑ کی ابتدا ہو چکی ہے۔ چونکہ ایسے موقع پر ہر شخص اپنے مقابل کی پگڑی اچھالنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کی معمولی سے معمولی غلطی اور برائی کو بڑھا چڑھا کر دوسروں کے سامنے پیش کرنے میں مصروف نظر آتا ہے۔ اسی لئے حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ :...... "تم لوگ امارت کے خواہش مند ہو گے۔ حالانکہ یہی چیز قیامت کے دن تمہارے لئے ندامت کا باعث ہو گی۔"

اور امت کی رہنمائی کرتے ہوئے اس سلسلے میں یہ وضاحت بھی فرمادی کہ تمہیں اپنے لئے امیر منتخب کرتے وقت کن امور کو پیش نظر رکھنا چاہئے اور کس قسم کے لوگوں کو اپنا حاکم بنانا چاہئے۔ تمہارے بہترین حاکم اور امراء وہ ہیں جن سے تم محبت رکھتے ہو۔ تم ان کے لئے دعائیں مانگتے ہو وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اور تمہارے بدترین حاکم وہ ہیں جن سے تم نفرت کرتے ہو اور وہ تم سے عداوت رکھتے ہیں۔ اور تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایسے حاکموں کی اطاعت کرنے سے ہم اپنے آپ کو آزاد نہ کریں۔ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ جب تک وہ تم میں نماز قائم رکھتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے الفاظ میں بہترین حاکم وہ لوگ کہلانے کے مستحق ہیں جو عوام سے قریب ہوں' عوام سے اپنا رابطہ رکھتے ہوں' ہر وقت ان کی بھلائی میں مصروف رہتے ہوں' عوام ان کی حکومت' سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہوں اور جن لوگوں نے عوام سے دوری کو اپنا شیوہ قرار دے رکھا ہو

اور ان کی بھلائی سے انہیں کوئی غرض نہ ہو۔ بلکہ ان کے لئے مزید مشکلات پیدا کرتے رہنا ان کا پسندیدہ مشغلہ ہو۔ ان کی زبان پر' ان کے قلم پر' ان کی آواز پر پابندی لگا دینے کو اپنی کامیابی سمجھ رکھا ہو۔ ان کا شمار ناپسندیدہ حاکموں میں ہوتا ہے۔ دوسری روایت میں اطاعت امیر کے متعلق مزید وضاحت فرمائی کہ ان کی اطاعت اسی وقت کے لئے ہے جب تک ان کے احکام اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے مابین ٹکراؤ پیدا نہ ہو اور اگر اس کے برعکس صورت پیدا ہو جائے تو پھر ایک مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ ان کی بات بھی سننا گوارہ نہ کرے۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور پاک ﷺ نے کہ اگر حکمران کی جانب سے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو ایسی صورت میں اس کی بات بھی سننا گوارہ نہ کرو اور نہ اس کی اطاعت کرو۔

## معاشرتی برائیاں

معاشی اور دوسری مختلف پریشانیوں کی بنا پر جب معاشرے سے ذہنی سکون واطمینان رخصت ہو جائے اور ہر طرف بے اطمینانی کا دور دورہ ہو جائے تو اس معاشرے میں معمولی معمولی باتوں پر دوسروں کو قتل کرنے اور اپنے آپ کو ختم کرنے کی وارداتیں عام ہونے لگتی ہیں۔ ضبط تولید کا پرچار کیا جانے لگتا ہے۔ مثبت اقدام اختیار کرنے کی بجائے منفی قدم اٹھائے جانے لگتے ہیں۔ مگر اسلامی معاشرے میں ان میں سے کسی بھی چیز کو درست نہیں سمجھا گیا۔ اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ نے ضبط تولید کو کسی طور پر مستحسن قرار نہیں دیا کہ اس کے ذریعے عصمت وعفت کے ختم ہو جانے کا امکان ہی نہیں بلکہ یقین ہے اور یہ چیز بدکاری کے پھیلانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اور حالات وواقعات اس خدشے کی صداقت کی گواہی دیتے ہیں تو کیا محض ایک ادھوری امید کے سہارے اتنے عظیم نقصان کو برداشت کرنا عقلمندی اور دانائی کہلا سکتا ہے؟۔

معاشرے سے اس برائی کو ختم کرنے کے لئے خود اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:

ترجمہ:...... "اور بھوک سے ڈر کر اپنی اولاد کو ختم نہ کرو۔" (القرآن)

اور حضور نبی اکرم ﷺ نے معاشرے کی اس گندگی کو دور کرتے ہوئے فرمایا:

"خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ قتل نفس اور جھوٹی قسم کھانا یہ تمام افعال کبائر میں سے ہیں۔"

رسول معظم نبی کریم ﷺ نے ان چار باتوں کی نشان دہی کر کے ان سے بچنے کا حکم دیا اور ایک دوسری حدیث میں تنگی رزق کا سبب بتلادیا کہ جب کسی قوم میں زنا کی کثرت ہو جاتی ہے اور وہ لوگ ناپ تول میں کمی کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کے رزق میں کمی کر دی جاتی ہے اور غلہ کم پیدا ہونے لگتا ہے اور پھر وہ لوگ یہ رونا روتے ہیں کہ غلہ کم اور کھانے والے زیادہ ہیں۔ لیکن اس کے علاج کی طرف توجہ نہیں کرتے کہ اپنے معاشرے سے زنا کو ختم کر دیں اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کو سختی سے اس حرکت سے منع کریں اور اس طریقے سے معاشرے کو فساد سے بچایا جا سکتا ہے۔

•

## پردہ

معاشرے میں فتنہ و فساد اور خرابی پیدا کرنے میں مرد اور عورت کا آزادانہ میل جول بھی نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں مغربی ممالک کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ وہاں مرد و زن کے آزادانہ میل ملاپ سے معاشرہ جس تیزی سے تباہی و بربادی کے گڑھے کی طرف جا رہا ہے اہل مغرب خود اس سے نالاں ہیں اور ہمارے ہاں کے اہل عقل و دانش ان حالات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اسلامی معاشرے میں ایسے میل ملاپ کو روکنے کے لئے پردے کو لازمی قرار دیا گیا ہے اور اپنے خاص رشتہ .ول کے علاوہ کسی بھی مرد کے سامنے آنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ حد یہ ہے کہ امہات المومنینؓ کو سب سے پہلے پردے کا پابند کیا گیا اور اپنے رشتہ داروں کے سوا سارے مسلمانوں سے پردہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس معاملے میں ان کے ساتھ بھی کوئی رعایت نہیں برتی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ :...... " وہ سب اپنے گھروں میں ٹھہری رہیں۔" (القرآن)

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ بیان فرماتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد ایک مرتبہ میں اور میمونہؓ حضور ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں کہ حضرت عبداللہ ابن ام مکتومؓ آ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہم دونوں کو پردہ کر لینے کا حکم دیا کہ تم دونوں پردے میں چلی جاؤ۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ تو ہمیں دیکھ ہی نہیں سکتے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا؟ یعنی وہ تو دیکھنے

سے معذور ہیں لیکن تم جوان کو دیکھ رہی ہو اور پردہ دونوں ہی طرف سے ہے۔

مرد اور عورت کے دائرہ کار بالکل الگ الگ ہیں اور اسلامی معاشرے کی جانب سے ان دونوں کی حدود متعین ہیں۔ گھریلو ذمہ داریاں عورت کو سونپی گئی ہیں اور بیرونی معاملات مرد کے سپرد کئے گئے ہیں۔ ان دونوں میں سے جو فریق بھی اپنی حدود سے تجاوز کر کے دوسرے کے معاملات میں دخل دینے کی کوشش کرتا ہے معاشرے میں فتنہ و فساد اور بگاڑ کی ذمہ داری اسی پر عائد ہوتی ہے۔

معاشرے کے بگاڑ میں ان لوگوں کا بھی حصہ ہے اور اس کی سب سے زیادہ ذمہ داری انہی لوگوں پر ہے جو ذہنی غلامی میں مبتلا اور احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں اور جو صرف دوسروں کی نقالی کرنا جانتے ہیں خواہ یہ نقالی زبان کی حد تک ہو یا لباس رہن سہن اور کھانے پینے کے طریقوں تک پھیل چکی ہو اور مرد زنانہ قسم کے لباس پہننا اور بال بنانا پسند کرتے ہوں یا عورتیں بالوں میں اور لباس میں مردوں کی نقالی شروع کردیں۔ یہ تمام باتیں کسی طرح بھی مستحسن قرار نہیں دی جاسکتیں۔ اور اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ان تمام قسموں کی نقالی سے روکا ہے۔

آدمی کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن سے اسے محبت اور تعلق ہو اور جن کے راستے پر چلنا اسے پسند ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان مردوں پر جو عورتوں کے ساتھ مشابہت پیدا کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو سر کے بال منڈوانے سے روکا ہے۔

پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پیغمبر آخر الزماں ﷺ نے جس بگڑے ہوئے معاشرے کی مکمل اصلاح و درستی فرمائی اس کی بنیاد خوف خدا پر رکھی۔ جس معاشرے کی بنیاد خوف خدا کے علاوہ کسی اور چیز پر ہوگی وہ معاشرہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا اور اس معاشرے کا درست ہونا اور اس کی اصلاح ہونا ناممکن ہے۔ اسی بنا پر اسلام نے خوف خدا کو اپنے معاشرے کی اصلاح کے لئے بنیادی ستون قرار دیا ہے۔

آج معاشرے میں جو خرابیاں پیدا ہوچکی ہیں وہ اسی طرح دور ہوسکتی ہیں کہ ان معاملات میں نبی کریم ﷺ کی اطاعت کو اپنے لئے لازمی قرار دے لیا جائے اور ان ہدایات سے ذرہ برابر انحراف نہ کیا جائے۔

خلیفہ رسول ﷺ

# سیدنا صدیق اکبرؓ

تحریر: حضرت مولانا خدا بخش مدظلہ

## نام و نسب

جہالت کے زمانہ میں آپ کا نام عبدالکعبہ تھا۔ اسلام لانے کے بعد حضور ﷺ نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔ صدیق، عتیق دونوں آپ کے لقب ہیں۔ ابوبکر آپ کی کنیت ہے۔ جس نے سب سے زیادہ شہرت حاصل کی۔ نسب کے لحاظ سے آپ قریشی ہیں۔ چھٹی پشت میں جاکر آپ کا نسب حضور ﷺ سے ملتا ہے۔

## والد کا نام

حضرت صدیق اکبرؓ کے والد کا نام عثمان ہے۔ کنیت ابوقحافہ تھی۔ سن ہجری ۸ میں فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا اس وقت ان کی عمر نوے سال تھی حضرت فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ والدہ کا نام سلمیٰ کنیت ام الخیر تھی۔ ایام جہالت میں بھی حسن اخلاق ہمدردی اور معاملہ فہمی میں حضرت صدیق اکبرؓ ممتاز تھے۔ انہی اوصاف حمیدہ کی وجہ سے لوگ آپ کے گرویدہ تھے۔

## اسلام

نزول وحی سے ایک سال پہلے سیدنا صدیق اکبرؓ کا حضور ﷺ کی خدمت میں آنا جانا تھا۔ آغاز کے وقت آپ تجارت کے سلسلہ میں یمن گئے ہوئے تھے جب واپس آئے تو قریش کے سردار ابوجہل عتبہ عتیبہ آپ کو ملنے کے لئے آئے تو آپ نے مکہ والوں سے پوچھا کہ یہاں کی نئی خبر سناؤ تو انہوں نے کہا کہ سب سے بڑی خبر یہ ہے کہ ابوطالب کا بھتیجا نبوت کا مدعی ہے۔ اس کے انسداد کے لئے ہم آپ کی آمد

کے منتظر تھے۔ صدیق اکبرؓ کے دل میں اشتیاق پیدا ہوا اور ابو جہل وغیرہ کو رخصت کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسی وقت اسلام قبول کر لیا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے سامنے میں نے اسلام پیش کیا اس نے تردد اور جھجک محسوس کی۔ مگر ابو بکرؓ کے سامنے جب میں نے اسلام پیش کیا تو انہوں نے بغیر جھجک اور تردد کے قبول کر لیا۔ محقق قول یہ ہے کہ بالغ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اسلام قبول کیا۔ لڑکوں میں سے حضرت علیؓ نے۔ عورتوں میں سے حضرت خدیجہؓ نے اور غلاموں میں سے حضرت زید بن حارثؓ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

## سیدنا صدیق اکبرؓ کے فضائل

ایک روز حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب کر کے دریافت فرمایا کہ آج تم میں سے روزہ کس نے رکھا ہے۔ صدیق اکبرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں روزے کے ساتھ ہوں۔ پھر صحابہ کرامؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جنازہ کے ساتھ کون گیا۔ صدیق اکبرؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں جنازہ کے ساتھ بھی گیا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے سوال کر کے پوچھا کہ آج غریب اور محتاج کو کھانا کس نے کھلایا ہے۔ صدیق اکبرؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے غریب کو کھانا بھی کھلایا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے سوال کیا کہ آج بیمار کی عیادت کس نے کی ہے۔ صدیق اکبرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں بیمار کی عیادت کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ یہ اوصاف جس میں جمع ہوں وہ جنتی ہے۔ اور جس نے جنتی آدمی کو دیکھنا ہو وہ میرے ابو بکر صدیقؓ کو دیکھ لے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرے اوپر جس جس نے احسان کیا میں نے بدلہ اس کو اسی دنیا میں دے دیا مگر ابو بکر صدیقؓ کے میرے اوپر اتنے احسانات ہیں کہ میں دنیا میں ان کو بدلہ نہیں دے سکتا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ابو بکر صدیقؓ کو جو انہوں نے میرے اوپر احسانات کئے ہیں خود بدلہ عطا فرمائیں گے۔

غزوہ تبوک کے موقعہ پر جب حضور ﷺ نے دولت مند صحابہ کرامؓ کو لشکر کی امداد کی ترغیب دی تو حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت آپ ﷺ نے تبوک میں جانے کے لئے لشکر تبوک کے لئے اپیل کی تو میں اس وقت مالدار تھا اور میں نے دل میں خیال کیا کہ ابو بکر صدیقؓ ہمیشہ سبقت لے جاتے

ہیں۔ آج یہ موقعہ ہے کہ میں ابوبکر صدیقؓ سے بڑھ سکتا ہوں۔ میں اپنے گھر گیا بہت سا مال لا کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عمرؓ گھر میں کتنا مال چھوڑ کے آئے ہو۔ میں نے عرض کی یار سول اللہ ﷺ آدھا مال میں اپنے بچوں کے لئے گھر میں چھوڑ آیا ہوں اور آدھا آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ابوبکر صدیقؓ آئے اور اپنا مال پیش کیا۔ حضور ﷺ نے پوچھا ابوبکر بچوں کے لئے کیا رکھا ہے تو عرض کرتے ہیں: "البقیت لھم اللہ ورسولہ" کہ یارسول اللہ ﷺ میں اپنے بچوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کے آیا ہوں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ سے کوئی بھی نہیں بڑھ سکتا۔

## جیش اسامہؓ

مرض وفات میں حضور ﷺ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ کی قیادت میں رومیوں کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر کی روانگی کا حکم دیا۔ مگر آپ ﷺ کی بیماری اور وصال کے سبب لشکر کی روانگی نہ ہو سکی۔ صدیق اکبرؓ نے بیعت کے دوسرے روز حکم دیا کہ جیش اسامہؓ تیار ہو کر روانہ ہو یہ پہلا حکم تھا جو صدیق اکبرؓ نے بحیثیت خلیفہ کے جاری کیا۔ اس وقت عرب کے ارتداد اور یہود و نصاریٰ کی بغاوت کی خبریں متواتر مدینہ میں آرہی تھیں یہ وقت مسلمانوں کے لئے نہایت سخت تھا کیونکہ حضور ﷺ کے سایہ مبارک کا اٹھ جانا اور یہود و نصاریٰ کی بغاوت مسلمانوں کو اس پر بہت تشویش تھی۔ ان حالات پر نظر رکھنے کے لئے صحابہ کرامؓ نے امیر المومنین سیدنا صدیق اکبرؓ سے عرض کی کہ جو لوگ لشکر اسامہؓ میں جا رہے ہیں وہ ہمارے چیدہ اور منتخب افراد ہیں اور عرب کی حالت آپ کے سامنے ہے۔ لہذا مسلمانوں کا لشکر اس وقت باہر بھیجنا مناسب نہیں ہے۔ آپ اس وقت کچھ توقف فرمائیں۔

صدیق اکبرؓ نے یہ سن کر جواب دیا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مجھے یہ یقین ہو جائے کہ مجھے درندے اٹھا کر لے جائیں گے تو بھی حضور ﷺ کے حکم کی تعمیل کے لئے اسامہؓ کا لشکر ضرور بھیجوں گا۔ اس کے بعد حضرت اسامہؓ نے حضرت عمرؓ کی زبانی یہ پیغام بھیجا کہ مجھے خطرہ ہے کہ ہماری روانگی کے بعد دشمن مدینہ پر حملہ کرے گا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں بمعہ لشکر کے مدینہ آجاؤں۔ انصار مدینہ نے یہ عرض کی کہ اسامہؓ نوجوان ہے آپ ان کی جگہ کسی سن رسیدہ آدمی کو

سردار مقرر کریں۔ صدیق اکبرؓ یہ سن کر غصہ میں آگئے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسامہؓ کو امیر لشکر بنایا ہے اور تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں اسامہؓ کو معزول کر دوں۔ یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ ﷺ جس کو امیر مقرر کریں اور میں اس کو معزول کر دوں۔ اس کے بعد لشکر اسامہؓ کو کوچ کرنے کا حکم دیا اور رخصت کرنے کے لئے صدیق اکبرؓ خود تشریف لے گئے۔ حضرت اسامہؓ گھوڑے پر سوار تھے اور صدیق اکبرؓ ان کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ حضرت اسامہؓ نے عرض کی یا امیر المومنین یا آپ خود بھی سوار ہوں یا مجھے پیدل چلنے کی اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا نہ میں خود سوار ہوں گا اور نہ تجھے پیدل چلنے کی اجازت دوں گا۔

## فتنہ ارتداد

سب سے پہلے جھوٹا مدعی نبوت اسود عنسی بدبخت جو یمن میں پیدا ہوا اور اس نے نبوت کا اعلان کر دیا۔ کافی لوگ اس کے ساتھ مل گئے اس کے بعد مسیلمہ کذاب نے بھی نبوت کا اعلان کر دیا اور یہ کہا کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو شریک رسالت کر لیا ہے اور بارگاہ رسالت میں خط لکھا جس کا حاصل یہ ہے کہ مسیلمہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے محمد رسول اللہ کی رسالت میں شریک کیا گیا ہوں۔ آدھی زمین ہماری ہے اور آدھی قریش کی۔ اس کے جواب میں فرمان نبوت مدینہ منورہ سے جاری ہوا محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مسیلمہ کذاب کے نام ساری زمین اللہ کی ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کے جہاں اور بہت سے کارنامے ہیں ان میں منکرین ختم نبوت کے لئے جہاد اور ان کی سرکوبی کے لئے جو آپ نے کارنامہ سرانجام دیا وہ سب سے زیادہ ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ اگرچہ مرتدین کے تمام معرکے نہایت سخت تھے لیکن مسیلمہ کذاب کا معرکہ سب سے زیادہ سخت تھا۔ اس کے ساتھ بہت سے آدمی مل گئے اور ہزاروں آدمی گمراہ ہو گئے۔ صدیق اکبرؓ نے ان کے خلاف جہاد کے لئے پہلے دو لشکر روانہ کئے لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ تیسری دفعہ آپ نے مسیلمہ کذاب کے مقابلہ کے لئے حضرت خالد بن ولیدؓ کو امیر لشکر مقرر کر کے روانہ کیا کہ مسیلمہ کذاب کی چالیس ہزار فوج تھی جو صحابہ کرامؓ کے مقابلہ کے لئے آئی۔ بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے اٹھائیس ہزار جھوٹے مدعی نبوت کی فوج کو

اور مسیلمہ کذاب کو قتل کر کے جہنم رسید کیا اور جھوٹے مدعی نبوت کے فتنہ کو ختم کیا یہ بھی سیدنا صدیق اکبرؓ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

## خلافت کے بعد بھی مدینہ کے غربا کی خدمت

خلافت کے بعد محلّہ کی لڑکیاں صدیق اکبرؓ کے پاس بکریاں لاتیں اور آپ دودھ نکال کر ان کو دیتے۔ جب خلیفہ ہوگئے تو محلے کی لڑکیوں نے کہا کہ اب یہ دودھ نہیں نکالیں گے۔ آپ نے سن کر فرمایا کہ مجھے خدا کی ذات سے امید ہے کہ اس منصب کے بعد بھی میری کسی عادت میں فرق نہیں آئے گا۔ چنانچہ دودھ نکالنا، بکریاں چرانا، منصب خلافت کے بعد بھی آپ یہ کارنامے سرانجام دیتے رہے۔

مدینہ منورہ کے کنارے ایک بوڑھی محتاج عورت رہتی تھی حضرت عمرؓ ہمیشہ اس ارادے سے جاتے کہ میں جاکر اس کی کچھ خدمت کر دوں۔ مگر آپ کے پہنچنے سے پہلے کوئی آدمی آکر اس نابینا عورت کی خدمت کر کے چلا جاتا۔ ایک دن حضرت عمرؓ دروازے میں چھپ کر کھڑے ہوگئے۔ وقت مقررہ پر وہ شخص آیا تو وہ خلیفہ رسول سیدنا ابوبکر صدیقؓ تھے۔

ایک دن آپ کی اہلیہ محترمہ نے میٹھی چیز کی فرمائش کی۔ جواب میں فرمایا کہ میرے پاس گنجائش نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں روزمرہ کے اخراجات میں سے کچھ پیسے بچا کر جمع کرلوں۔ فرمایا اجازت ہے۔ چنانچہ آپ کی اہلیہ محترمہ کچھ پیسے بچاتی رہیں اور لاکر حضرت صدیق اکبرؓ کو دیئے کہ میٹھی چیز منگوادو۔ پیسے لے کر آپ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے یہ ضروری خرچ سے زیادہ ہیں۔ لہٰذا یہ پیسے بیت المال کا حق ہیں۔ چنانچہ وہ پیسے بیت المال میں جمع کروا دیئے اور اس قدر اپنا وظیفہ کم کردیا۔

## مرض وفات

ایک مرض میں پوچھا کہ مجھے بیت المال سے اب تک کتنا وظیفہ ملا ہے۔ حساب کیا گیا تو وہ چھ ہزار درہم ہوئے۔ آپ نے وصیت فرمائی کہ میری وفات کے بعد میری زمین فروخت کر کے بیت المال کا روپیہ واپس کردیا جائے۔ اور یہ بھی تحقیق کرائی کہ خلافت کے بعد میرے مال میں کتنا اضافہ ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک حبشی غلام ہے اور ایک اونٹنی ہے۔ آپ نے وصیت فرمائی کہ میری وفات کے بعد یہ چیزیں بھی خلیفہ وقت کے سپرد کردینا۔ آپ کی رحلت کے بعد جب فاروق اعظمؓ کے سامنے یہ چیزیں لائی گئیں تو

آپ روئے اور کہا کہ اے ابوبکرؓ تم نے اپنے جانشینوں کے لئے کام بہت مشکل کر دیا ہے۔ وفات کے قریب اپنی صاحبزادی طیبہ ' طاہرہ ' ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا تین۔ آپ نے وصیت کی کہ میرے کفن میں بھی تین کپڑے ہوں۔ دو یہ پرانی چادریں جو میرے بدن پر ہیں ان کو دھولیا جائے اور ایک نیا کپڑا لے لینا۔ ام المومنین نے عرض کی کہ ابا جان! ہم اتنے تنگ تو نہیں ہیں کہ نیا کپڑا نہ خرید کر سکیں۔ جواب میں فرمایا میری پیاری بیٹی نئے کپڑے مردوں کے لحاظ سے زندوں کے لئے زیادہ مناسب ہیں۔ چنانچہ بائیس جمادی الثانی دو شنبہ کا دن گزارنے پر تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں حضور ﷺ کی قبر مبارک کے قریب دفن کئے گئے اور قیامت تک حضور ﷺ کے ساتھ گنبد خضریٰ میں آرام فرمارہیں گے اور کل قیامت کے روز آپ ﷺ کے ساتھ ہی اٹھیں گے۔

## قادیانی کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوتھل جنوبی احمد آباد کے امیر حکیم قاضی منیر احمد کے ساتھ قادیانی مربی مظہر اقبال کی حیات مسیح پر بحث ہوئی۔ جناب حکیم صاحب نے قادیانی مربی مظہر اقبال کے سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کے حوالہ جات پیش کئے۔ انہوں نے اپنے دلائل میں کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ جس غلبہ کامل دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ مسیح کے ذریعے ظہور میں آئے گا۔ مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے ان کے ہاتھ سے اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا جب یہ ثبوت دکھائے تو مربی مظہر اقبال نے مجمع عام میں اعلان کر دیا کہ واقعتہً مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا دجال اور مکار تھا میں اقرار کرتا ہوں کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد جو بھی دعویٰ نبوت کرے وہ جھوٹا ہے۔ دعا ہے اللہ رب العزت مظہر اقبال کو دین پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین!!!

## ملفوظات وارشادات

# مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

ترتیب: سید شمشاد حسین شاہ

(13)------ فرمایا کہ ایک رات اکبر بادشاہ کی پچھلے پہر آنکھ کھل گئی تو کمرہ میں ہر طرف اندھیرا تھا۔ اکبر کو معاً قبر کا خیال آگیا اور سوچا کہ اب تو میرے آواز دینے پر یا تالی بجانے پر خدام بھاگے چلے آئیں گے اور شمعیں روشن کر دیں گے۔ مگر قبر میں تو نہ کوئی خادم ساتھ ہوگا اور نہ ہی کوئی عزیز۔ بس اس خیال کا آنا تھا کہ بادشاہ کی طبیعت مکدر ہوگئی اور پھر آنکھ نہ لگی۔ حتیٰ کہ صبح جب دربار لگا اور بادشاہ تشریف لائے تو بیربل جو وزیر تھا اس نے بادشاہ کا چہرہ دیکھتے ہی اندازہ لگا لیا کہ بادشاہ آج پریشان ہیں۔ چنانچہ بیربل آداب بجالایا اور پریشانی کی وجہ پوچھی۔ بادشاہ نے کہا کہ ہاں! آج ہمیں رات کو قبر کا خیال آگیا تھا۔ اس وقت سے دل پر ایک وحشت سی طاری ہے اور ابھی تک اس کا اثر موجود ہے۔

بیربل حالانکہ ہندو تھا مگر اس نے بڑے ادب سے جواب دیا کہ بادشاہ سلامت آپ تو مسلمان ہیں اور آپ کے پیغمبر ﷺ کی یہ شان ہے کہ وہ اس دنیا میں صرف 63 سال موجود رہے اور اس تھوڑے سے عرصے میں اس قدر روشنی پھیلا دی کہ پوری دنیا کو منور کر دیا۔ اور اب زمین کے اندر یعنی قبر مبارک میں گئے ہوئے آپ ﷺ کو ہزار سال سے اوپر کا عرصہ ہوگیا ہے۔ بھلا اتنے عرصے میں کیا زمین کے اندر آپ ﷺ نے کوئی تاریکی یا اندھیرا چھوڑا ہوگا؟۔ اس لئے مسلمانوں کو تو قبر کا ڈر یا خوف ہونا ہی نہیں چاہئے۔ بادشاہ بیربل کے اس جواب سے بہت خوش ہوا اور اس کی پریشانی جاتی رہی۔ مولانا نے یہ بتایا کہ یہ اکبر کا ابتدائی دور کا زمانہ تھا۔ بعد میں ہندو جوگیوں اور خوشامدی مشیروں نے اس کا دماغ خراب کر دیا اور وہ دین الٰہی کے چکر میں پڑ گیا۔ گھر میں ہندو اور ایرانی بیگمات نے بھی اپنا اثر دکھایا اور یوں شاہی محلات میں بدعات اور ہندو تہذیب کے اثرات پڑنے لگے۔ بعد میں آنے والے بادشاہوں میں بعض تو بے حد عیاش

نکلے جن کی وجہ سے مغلیہ سلطنت زوال پذیر ہوئی۔

(14)------ فرمایا کہ ہر دور میں اللہ پاک نے علماء حق کا ایک سلسلہ قائم رکھا۔ چنانچہ اس دور میں شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کی اولاد کو اس خدمت کے لئے اللہ تعالیٰ نے چن لیا تھا۔ ان حضرات نے ہر موقع پر دین کی نصرت کو اپنا مقصد بنایا رد بدعات کے سلسلہ میں حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کا ایک خاص مقام ہے۔ انہوں نے بازاروں میں، چوکوں میں، گلی کوچوں میں حتیٰ کہ شاہی محلات میں بھی دین کی تبلیغ کی۔ سرکاری درباری مولوی آپ کے درپے رہتے تھے اور چاہتے تھے کہ کسی طرح آپ کی پوزیشن خراب ہو۔

فرمایا کہ شاہی خاندان میں بادشاہ کی ایک عزیزہ تھی جس کا نام بی چھکو تھا وہ بڑی تیز مزاج تھی۔ ان سے کسی نے کہا کہ شاہ اسماعیل بی بی کی سینک کو منع کرتا ہے۔ بی چھکو نے کہا کہ مولوی اسماعیل کو یہاں بلاؤ۔ چنانچہ وعظ کے بہانہ سے مولانا کو بلایا گیا۔ آپ بالکل خالی ذہن تھے۔ اندر کی سازش کا آپ کو کچھ علم نہ تھا۔ چنانچہ آپ اندر تشریف لے گئے اور دستور کے مطابق شاہ جی نے کہا اماں سلام! بی چھکو نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ بی بی کی سینک کو منع کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اسماعیل کی کیا مجال جو بی بی کی سینک کو منع کرے۔ ماں بی بی کے ابا جان خود منع کرتے ہیں۔ کہا یہ کیسے۔ اس پر آپ نے: ’’کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار ‘‘ حدیث پڑھ کر اس پر ایسی موثر تقریر فرمائی جس کا بی چھکو پر فوری اثر ہوا۔ اور وہ اس بدعت سے تائب ہوگئیں اور کہنے لگیں کہ ہمیں کیا معلوم تھا کہ بی بی کے ابا منع کرتے ہیں۔ ہم تو ان کی ہی رضامندی کے لئے کرتے تھے جب وہ ناراض ہوتے ہیں تو ہم کیوں کریں۔

(15)------- فرمایا ’’رو کہ خانم‘‘ کے بازار میں ایک بڑی مالدار اور مشہور رنڈی کا مکان تھا جس کا نام موتی تھا۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ اس کے مکان پر پہنچے اور آواز دی تھوڑی دیر میں مکان سے ایک لڑکی نکلی اور پوچھا کہ تم کون ہو اور کیا کام ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک فقیر ہوں۔ وہ لونڈی یہ سن کر اندر چلی گئی اور جاکر کہہ دیا کہ ایک فقیر کھڑا ہے۔ رنڈی نے کچھ پیسے دے بھیجے۔ مولانا نے کہا کہ میں ایک صدا کہا کرتا ہوں اور بغیر صدا کہے لینا میری عادت نہیں۔ تم اپنی بی بی سے کہو کہ میری صدا سن لے۔ اس نے جاکر کہہ دیا۔ رنڈی نے کہا کہ اچھا بلالے۔ وہ بلا کر لے گئی۔ شاہ جی جاکر صحن میں رومال بچھا کر بیٹھ گئے اور سورۃ والتین کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا اور پھر ایسی تقریر فرمائی کہ گویا جنت اور دوزخ سامنے نظر آنے لگیں۔

اس رنڈی کے ہاں اس وقت اور بھی بہت سی رنڈیاں اور لوگ جمع تھے۔ ان پر اس کا یہ اثر ہوا کہ سب چیخیں مار مار کر رونے لگیں اور انہوں نے توبہ کر کے ڈھولک اور ستار سب توڑ دیئے۔

یوں ان حضرات نے دین کی دعوت و تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا۔ حتیٰ کہ اپنے پیرومرشد حضرت سید احمد بریلویؒ اور دیگر رفقاء کے ہمراہ اس وقت کے ظالم سکھ حکمران کے خلاف لڑتے ہوئے اپنی جان اللہ کی راہ میں قربان کر دی۔ مگر یار لوگ آج تک ان کی عبارات کے غلط مفہوم بیان کر کے اپنی عاقبت برباد کرتے ہیں۔

(16)------ فرمایا کہ انبیاء کرام اس دنیا میں تشریف لائے اور ان سب نے ایک ہی مقصد کے لئے اپنی زندگیاں صرف کیں اور وہ مقصد تھا مخلوق کو خالق کے ساتھ جوڑنا۔ چنانچہ ہمارے نبی پاک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنا یہی فریضہ ادا کیا اور جونہی کوئی شخص آکر اسلام قبول کرتا۔ آپ ﷺ کے دست مبارک پر کلمہ طیبہ کا عہد کرتا تو کلمہ پڑھتے ہی ہر صحابیؓ کو حضور ﷺ کی توجہ کی برکت سے حضوری کا شرف حاصل ہو جاتا اور صحابہ کرامؓ آپس میں مشورہ کیا کرتے کہ بیت الخلاء میں کیسے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ تو عام زندگی میں ہوتا تھا نماز کی کیفیت تو ایسی ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہ حالت ان حضرات کے جسم موم بن جاتے۔ تعلق مع اللہ کی اسی کیفیت کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا: ''الصلوة معراج المومن۔''

چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ میدان جنگ میں لڑ رہے ہیں۔ آپ کی کمر میں ایک تیر آکر لگتا ہے اور گوشت میں پیوست ہو جاتا ہے۔ درد کی شدت اس قدر ہے کہ ہاتھ لگانے نہیں دیتے۔ مگر اسی حالت میں جب نماز کا وقت آتا ہے تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کوئی دوسرا صحابی نماز کے دوران وہ تیر آپ کی کمر سے نکال دیتا ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر حضرت علیؓ پوچھتے ہیں میرا وہ تیر کیا ہوا۔ انہوں نے بتلایا کہ وہ تو ہم نے نماز کے دوران نکال دیا۔ فرمایا مجھے تو پتہ بھی نہ چلا۔ یہ تھی نماز اور اس کا خشوع و خضوع۔

اسی طرح امام زین العابدین مسجد نبوی میں نوافل پڑھ رہے ہیں۔ مسجد نبوی میں آگ لگ جاتی ہے۔ مدینہ منورہ کے پورے لوگ بالٹیاں اور گھڑے بھر بھر کر لا رہے ہیں ایک شور اور ہنگامہ ہے۔ مگر جب آپ سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو لوگوں سے پوچھتے ہیں یہ شور کیسا ہے؟ تو لوگ بتلاتے

ہیں کہ حضرت مسجد میں آگ لگی ہوئی ہے آپ کو معلوم بھی نہیں۔ فرمایا کہ نماز کے دوران کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔

صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کے دور میں نمازوں کی یہی کیفیت رہی مگر بعد میں آہستہ آہستہ خشوع و خضوع میں کمی آنے لگی تو بزرگوں نے ذکر و فکر کا یہ سلسلہ شروع کیا۔ چنانچہ شاہ اسماعیل شہیدؒ اور مولانا عبدالحئیؒ سے جب پوچھا گیا کہ آپ لوگ تو خود علم کے پہاڑ ہیں پھر آپ سید احمد بریلویؒ سے بیعت کیوں ہوئے تو دونوں حضرات کہتے تھے کہ ہمیں نماز پڑھنی سید صاحبؒ نے سکھلائی ہے۔

(17)------ فرمایا کہ یہ جو اعتراض مولانا اسماعیل شہیدؒ پر کیا جاتا ہے۔ حقیقت میں یہ قول شاہ اسماعیل کا نہیں بلکہ انہوں نے تو اپنے پیر و مرشد حضرت سید احمد بریلویؒ کی ایک مجلس کا ذکر کیا ہے کہ آپ ایک خاص مجلس میں موجود تھے۔ بات نماز کے خشوع و خضوع پر چل رہی تھی اسی سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ نماز میں جس قدر تعلق مع اللہ ہو گا نماز اتنی ہی مقبول ہو گی۔

چنانچہ اگر نماز کے دوران دنیا کی کسی ادنی چیز یعنی کتے بلے یا چوڑھے چمار کا خیال آجائے تو آدمی فوراً اس خیال کو جھٹک دے گا اور اپنا تعلق پھر اللہ سے جوڑے گا لیکن اگر نماز میں کسی پیاری ہستی یعنی ماں باپ پیر و مرشد یا حضور ﷺ کا خیال آگیا تو چونکہ ان سے پوری دنیا سے بڑھ کر محبت ہے اس لئے ان کے خیال سے پلٹ کر آنا ذرا مشکل ہو جائے گا۔

یہ تھا اصل مفہوم اس عبارت کا مگر یار لوگوں نے کیا سے کیا بنا دیا۔ اس میں تو حضور ﷺ کی محبت ظاہر ہوتی ہے نہ کہ اللہ نہ کرے تنقیص..........!!!

## رزق حلال

حضور ﷺ نے فرمایا کہ مومن کو اپنے دین کے تقاضوں کو پورا کرنے میں اس وقت تک کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی جب تک اس کے خون میں حرام شامل نہ ہو جائے۔ یعنی جب تک جسم میں حلال اور پاک روزی کا خون ہوتا ہے اس وقت تک انسان اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ لیکن جب اس میں حرام خوراک کا خون شامل ہو جاتا ہے تو اس سے روح کے اندر کثافت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور انسان اپنے رب سے دور ہو جاتا ہے۔

# مرزا غلام احمد قادیانی نہ مسیح نہ موعود

مولانا مفتی محمد ایوب

(4)------- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اور یہ کہ وہ اترنے والے ہیں جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لیناوہ ایک میانہ قد کے آدمی ہیں۔ رنگ مائل بسرخی و سفیدی ہے۔

(5)------- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عیسیٰ بن مریم ضرور ضرور اتریں گے حاکم ہوکر۔ سردار منصف ہوکر اور وہ ضرور سفر کریں گے حج یا عمرہ کے لئے اور میری قبر کے پاس ضرور آئیں گے۔ مجھے سلام کریں گے اور میں ان کے سلام کا ان کو جواب دوں گا۔ (مستدرک حاکم)

(6)------- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا عیسیٰ بن مریم زمین پر اتریں گے اور نکاح کریں گے ان کی اولاد ہوگی اور میرے ساتھ قبر (یعنی میرے پہلو) میں مدفون ہوں گے۔ قیامت کے دن میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان قبر سے اٹھوں گا۔ (رواہ ابن الجوزی)

مسلمانوں کے اس عقیدہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور ان کا اس وقت آسمان پر زندہ ہونے کی بنیاد دو چیزوں پر ہے۔ ایک قرآن پاک کی آیات اور دوسرے حضرت رسول اکرم ﷺ کی بے شمار احادیث پاک جو مجموعی اور معنوی حیثیت سے یقیناً حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔

حدیث شریف کی لگ بھگ سب ہی کتابوں میں اس مسئلے کے متعلق احادیث پاک موجود ہیں۔ جن کو مجموعی طور پر سامنے رکھنے سے قطعی اور یقینی علم حاصل ہوجاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ضرور آسمان سے نازل ہوں گے۔ اس مسئلے کے متعلق روایات کو حدیث کی مختلف کتابوں سے حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ نے ایک جگہ ایک رسالہ میں جمع فرمایا۔ اس رسالہ کا نام ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' ہے جس

میں تقریباً ایک سو احادیث پاک موجود ہیں۔

نمونہ کے طور پر چند احادیث شریفہ کو یہاں ذکر کیا۔ ماننے والوں کے لئے اپنے سچے پیغمبر حضرت نبی کریم ﷺ کا ایک ارشاد گرامی کافی ہے چہ جائیکہ بے شمار مگر نہ ماننے والوں کے لئے سارا ذخیرہ احادیث بھی ناکافی ہے۔

حضرت شیخ اکبر قدس اللہ سرہ فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں :

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخر زمانہ میں نازل ہونے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں۔"

خلاصہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ اتنا واضح ہے کہ اس کے سمجھنے اور سمجھانے کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی امت کے کسی فرد کا اس میں اختلاف ہے۔ یہ پوری امت کا متفقہ عقیدہ ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ماعلیہ کا عقیدہ بھی گمراہ ہونے سے پہلے یہی تھا جو تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ چنانچہ وہ خود لکھتا ہے :

"عیسیٰ بن مریم کے آنے کی پیش گوئی اول درجہ کی پیش گوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا۔" (ازالہ اوہام ص ۵۵۷ بحوالہ مسئلہ نزول عیسیٰ حیات مسیح ص ۸۳)

براہین احمدیہ جو اس کی ابتدائی دور کی تصنیفوں میں سے ہے اس کے ایک حاشیہ میں اس نے خود لکھا تھا کہ :

"اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔" (۴۹۹٬۴۹۸ حاشیہ در حاشیہ بحوالہ نزول عیسیٰ ص ۸۲)

پھر مدت کے بعد ۱۸۹۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا کہ میں ہی وہ مسیح ابن مریم اور عیسیٰ بن مریم ہوں جن کے نازل ہونے کی حضرت رسول اکرم ﷺ نے امت کو خبر دی ہے۔

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ذرہ بھی عقل و فہم عطا فرمایا ہے وہ غور کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ کتنا مہمل اور معقولیت سے کس قدر دور ہے لیکن حیرت یہ ہے کہ پڑھے لکھے لوگوں نے اس کے دعویٰ کو قبول کیا اور نہ صرف قبول کر لیا بلکہ پورے زور و شور سے اس کی وکالت شروع کر دی اور وہ اب بجائے دین اسلام کے مبلغ ہونے کے مرزائیت کے مبلغ بن گئے اور اپنی بھی آخرت برباد کر لی اور دوسروں کو بھی برباد کرنے کی محنت کر رہے ہیں۔

اسی ضرورت کے پیش نظر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چند صفات اور علامات کا نمونہ ترتیب دیا جارہا ہے تاکہ اہل انصاف ملاحظہ کرلیں کہ مرزاغلام احمد قادیانی جو اپنے آپ کو مسیح موعود کہتا ہے اس کے اندر یہ علامات کہاں تک پائی جاتی ہیں:

## علامات واوصاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام

☆...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔

☆...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ کا نام مبارک حضرت مریم علیہا السلام ہے۔

☆...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے شرقی مینارہ پر آسمان سے نازل ہوں گے۔(مسلم شریف)

☆...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج یا عمرہ کے لئے تشریف لے جائیں گے۔(متدرک حاکم)

☆...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ طیبہ میں وفات پائیں گے اور حضرت رسول اکرم ﷺ کے پہلو مبارک میں دفن ہوں گے۔(رواہ ابن الجوزی)

☆...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں مال کی اتنی بہتات ہوگی کہ اس کو قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔(بخاری شریف ومسلم شریف)

☆...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک سجدہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہوگا۔ یعنی دلوں میں عبادات کا اتنا ذوق وشوق ہوگا۔ خدا پرستی عام ہوگی۔

☆...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑیں گے۔(بخاری شریف)

☆...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے۔(بخاری شریف)

☆...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام باب لد (فلسطین) میں دجال کو قتل کریں گے(مسلم وابوداؤد)

☆...... سارے یہود ونصاریٰ (عیسائی) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے کوئی کافر دنیا میں باقی نہیں رہے گا۔

☆...... دنیا میں صرف مذہب اسلام رہے گا بلکہ سارے مذاہب مٹ جائیں گے۔ یعنی تمام مذاہب کے ماننے والے اسلام کو سچے دل سے قبول کریں گے۔

☆...... یہود ونصاریٰ سچے دل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاکر اپنے باطل عقائد سے

توبہ کریں گے۔

☆...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام میانہ قد ہوں گے۔ رنگ مائل سرخی و سفیدی ہوگا۔

## علامات و حالات مرزا غلام احمد قادیانی

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ ہے۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی کی ماں کا نام چراغ بی بی عرف گھسیٹی ہے۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی کبھی دمشق گیا ہی نہیں۔ قادیان میں پیدا ہوا۔ آسمان سے نازل نہ ہوا۔ البتہ مسیح کا دعویٰ کرنے کے بعد چندہ کرکے قادیان میں ایک منارہ تعمیر کرایا جس کا نام "منارۃ المسیح" رکھا۔ سبحان اللہ! خود تو پہلے آیا منارہ بعد میں ہوایا۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ حج کیا نہ عمرہ کیا۔ زیارت مدینہ منورہ سے بھی محروم ہی رہا۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی ہیضہ کی بیماری میں لاہور میں مرا اور قصبہ قادیان میں دفن کیا گیا۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانے میں اس کا الٹا ہوا ہندوستان سے اسلامی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ مسلمان بجائے مالدار کے فقر و فاقہ میں مبتلا ہو گئے۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانے سے لے کر آج تک خدا پرستی کی بجائے دنیا پرستی اور زر پرستی کا غلبہ بڑھتا جا رہا ہے۔ بہت سارے مسلمانوں نے فرض نماز کی بھی چھٹی کر دی ہے چہ جائیکہ عبادت کے ذوق و شوق سے دل بھر گئے۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی کی آمد سے صلیب ٹوٹنا تو کیا اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں بلکہ اور زیادہ مضبوط ہو گیا۔ گرجا گھروں کی تعمیر میں کمی کی بجائے اضافہ ہوا اور مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں بار بار ان کے ساتھ وفاداری کا اعلان کیا ان کی امداد اور خدمت کرتا رہا۔ سارا پنجاب بشمول قادیان خنزیر سے بھرا ہوا ہے۔ یہود و نصاریٰ اور بعض ہندوؤں کی مرغوب غذا ہے۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی فلسطین گیا اور نہ دجال کو قتل کیا۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی کی وجہ سے کوئی بھی عیسائی یا یہودی یا کافر مسلمان تو نہ ہوا البتہ بہت سے مسلمان مرتد ہو گئے۔ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم کیا اور اس پر ایمان لے آئے۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر آج تک اسلام کس حال میں ہے۔ یہ آنکھوں کے

سامنے ہے۔ عیاں راچہ بیان مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ماننے والوں کے علاوہ پوری امت کو اسلام سے خارج ہی کر دیا۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں ہی عیسائیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کا مقابلہ کیا۔ ایمان تو کیا لاتے۔

☆...... تفصیل کے لئے دیکھئے مرزا غلام احمد قادیانی کی خود نوشت کتاب ''انجام آتھم'' جس میں عیسائی پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ لڑائی جھگڑے کا بیان ہے۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی کا قد ایسا تھا نہ رنگ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ کچھ علامتیں ہیں جو احادیث شریفہ کی روشنی میں اوپر مذکور ہوئیں۔ ناظرین غور فرمائیں کیا ان میں کوئی بھی علامت مرزا غلام احمد قادیانی کے اندر پائی جاتی ہے؟ دوسری تیسری جماعت کا طالب علم بھی بڑی آسانی کے ساتھ اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ جس مسیح کی خبر سرکار دو عالم ﷺ نے دی ہے۔ وہ دنیا میں ابھی تشریف نہیں لائے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے اندر ان تمام علامتوں میں سے کوئی بھی علامت نہیں پائی جاتی بلکہ برائے نام ایک علامت بھی پائی نہیں جاتی۔

**خلاصہ:** اوپر کی تفصیل سے یہ واضح ہوا کہ:

1...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام قریب قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے۔

2...... مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بارے میں دعویٰ کیا کہ وہ عیسیٰ مسیح ہیں؟ ہوں جن کے آنے کی خبر احادیث میں دی گئی ہے۔ یہ دعویٰ سراسر باطل ہے اور مرزائیوں کے کافر' زندیق اور اسلام سے خارج ہونے کی دلیل ہے۔

3...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی بھی علامت مرزا غلام احمد قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔

4...... آج بھی مرزائی اپنے سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود کہتے ہیں۔ یہ سراسر دھوکہ اور گمراہ کرنے کی سازش ہے۔

5...... ہر مسلمان کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب اور دجال تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والے اسلام سے خارج اور اس کو مسیح موعود لکھنے والے اسلام کے اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔

# قادیانی جماعت کے بزرگانہ جھوٹ

تحریر: پروفیسر منور احمد ملک

قادیانی جماعت میں ایک قادیانی کی حیثیت سے گزارے 40 سالوں میں مسلسل جماعتی عہدے داروں، مربیوں کے ذریعہ جھوٹ کے خلاف نفرت کا تاثر ملتا رہا ہے۔ صدہا لیکچرز میں مسلمان علماء، دانشوروں کے بیانات میں سے جھوٹ تلاش کرنے کی کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ مذمت کی جاتی رہی ہے۔ جس سے یہ یقین ہو چکا تھا کہ قادیانی جماعت جھوٹ سے سخت نفرت کرتی ہے بلکہ نوجوانوں (خدام الاحمدیہ) کو پانچ نکات پر مشتمل ایک تربیتی پروگرام بھی دیا گیا تھا جو قادیانی جماعت کی صد سالہ تقریبات کے موقع پر سامنے آیا۔ اس میں بھی ایک نقطہ جھوٹ سے نفرت کا تھا۔

دوسری طرف جب جماعتی عہدیداروں اور مربیوں کے کردار کو دیکھیں تو سخت مایوسی ہوتی ہے۔ مگر اس وقت عہدیداروں اور مربیوں کے سردار یعنی قادیانی جماعت کے سابق سربراہ مرزا ناصر احمد کے حوالے سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں جنہیں میں بھی اپنے دور میں ”خلیفہ وقت“ سمجھا کرتا تھا اور ان کی وفات تک اسی اعتقاد پر تھا۔ یہ اسی عقیدت کا نتیجہ تھا جو ہر قادیانی بچے کے دل و دماغ میں بٹھائی جاتی ہے کہ ”خلیفہ وقت“ خدا کے نمائندہ ہیں۔

اگر آپ کے سر میں درد ہے تو دعا کے لئے خلیفہ کو خط لکھیں۔ اگر امتحان دینا ہے تو خلیفہ کو خط لکھیں۔ اگر ایک عورت کا اپنے خاوند سے جھگڑا ہے تو وہ خلیفہ کو خط لکھے اور اگر کسی مرد کا اپنی بیوی، ماں، بہن سے کوئی اختلاف ہے تو وہ ”حضور خلیفہ“ کو خط لکھے گا۔ یہ عقیدت اب اس نہج پر پہنچ چکی ہے کہ اب اگر خلیفہ جماعت کو بتائے کہ جھوٹ نہ صرف جائز ہے بلکہ ضروری ہے تو دوسرے دن قادیانی بلا جھجک جھوٹ کو ”مذہبی شعار“ کے طور پر اپنا لیں گے۔ کسی میں اختلاف کی گنجائش نہ ہوگی۔

تادم تحریر جھوٹ کو جائز قرار نہیں دیا گیا۔ ابھی زبانی زبانی طور پر اسے قابل مذمت ہی سمجھا جاتا

ہے۔البتہ ذیل کی تحریر کے بعد اکثر قادیانی جھوٹ کو جائز سمجھنا شروع ہو جائیں گے۔

قومی اسمبلی میں 1974ء کی تحریک ختم نبوت کے موقع پر قادیانی جماعت کے اس وقت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو طلب کیا گیا اور 11 دن تک قادیانی جماعت کے عقائد اور موقف کے بارے میں بحث ہوتی رہی۔ قادیانی جماعت کو اپنا مکمل موقف بیان کرنے کا موقع ملا۔ مرزا ناصر احمد کے ساتھ مرزا طاہر احمد (موجودہ سربراہ) اور دوست محمد شاہد بھی تھے۔باقی دو افراد اب فوت ہو چکے ہیں۔ کل پانچ افراد پر مشتمل وفد 11 دن تک قادیانی جماعت کا موقف بیان کرتا رہا۔ اسمبلی کی کارروائی 20 سال کے لئے پابندی کے نیچے آگئی۔ 20 سال بعد اسے ایک کارنر سے (بالواسطہ) شائع کیا گیا ہے۔ چند اقتباسات حاضر ہیں:

قادیانی جماعت کی تعداد کے بارے میں اٹارنی جنرل استفسار کرتے ہیں:

| | |
|---|---|
| اٹارنی جنرل | آپ کی تعداد کتنی ہے ؟۔ |
| مرزا ناصر | ہم ریکارڈ نہیں رکھتے۔ |
| اٹارنی جنرل | آپ کی تبلیغ کا کام پاکستان یا انڈیا میں ہے یا باہر بھی ؟۔ |
| مرزا ناصر | ہم ہر جگہ پیار و محبت کا پیغام دیتے ہیں۔ |
| اٹارنی جنرل | باہر آپ کے پیار و محبت کو جس نے قبول کیا وہ کتنے ہیں ؟۔ |
| مرزا ناصر | تعداد کا ریکارڈ نہیں ہے۔ |
| اٹارنی جنرل | جو شامل ہوا سے کوئی فارم دیتے ہیں ؟۔ |
| مرزا ناصر | جی بیعت فارم۔ |
| اٹارنی جنرل | ان کی تعداد ؟۔ |
| مرزا ناصر | ریکارڈ نہیں ہے۔ |
| اٹارنی جنرل | پچھلے بیس سالوں میں کتنے قادیانی ہوئے ؟۔ |
| مرزا ناصر | ریکارڈ نہیں ہے۔ |
| اٹارنی جنرل | جو آپ کا ممبر بنے اس کا ریکارڈ ؟۔ |
| مرزا ناصر | نہیں رکھتے ریکارڈ۔ |
| اٹارنی جنرل | کوئی رجسٹر بھی ؟۔ |

مرزا ناصر ............ میرے علم میں نہیں ہے۔ بیعت فارم کو شمار کرتے ہیں۔ یہ بھی میرے علم میں نہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974ء صفحہ 21)

قارئین غور فرمائیں! قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا ناصر کہتا ہے کہ ہم تعداد کا ریکارڈ نہیں رکھتے۔ حالانکہ یہ سراسر خلاف حقیقت بات ہے۔ کیونکہ ہر سال بلاناغہ قادیانی جماعت کی ہر ذیلی تنظیم کی "تجنید" تیار کی جاتی ہے جس میں ہر رکن کا نام 'عمر' ولدیت' تعلیم' پیشہ اور دیگر بہت سے کوائف درج کر کے مرکز چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں بھیجے جاتے ہیں۔ ہر سال تجنید کی تیاری میں خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ جو جماعتی یونٹ یہ تجنید نہ بھیجے اسے ریمانڈر بھیجے جاتے ہیں اور مجلس عاملہ کے اجلاس میں سرزنش کی جاتی ہے اور پابند کیا جاتا ہے کہ جلد از جلد بھیجے۔ اس طرح ایک سال کے اندر نئے بچے بھی درج ہوتے ہیں اور اس حلقہ میں کسی دوسرے شہر سے آنے والے نئے افراد اور اس حلقہ سے جانے والے قادیانی افراد کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ اس طرح پورے ملک کے ہر قادیانی بچے' جوان' بوڑھے' مرد اور عورت کے مکمل کوائف ہر سال کے آخری دو ماہ میں مکمل کئے جاتے ہیں۔ اور یوں پورے ملک کے کل قادیانی مرد وزن کی تعداد بمعہ کوائف محفوظ ہو جاتی ہے۔ جبکہ قادیانی جماعت کے سربراہ جسے قادیانی "خلیفہ وقت" پکارتے ہیں۔ وہ فرما رہے ہیں کہ ہم ریکارڈ نہیں رکھتے۔

قادیانی حضرات ذرا غور فرمائیں کہ آپ کے سربراہ (قادیانی افراد کے سربراہ) کیا فرما رہے ہیں اگر ریکارڈ نہیں رکھتے تو تجنید کیا ہے؟ یقیناً آپ یہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ "خلیفہ وقت" جھوٹ بول سکتے ہیں۔ اسی لئے کہتے ہیں: "یار اوپیا جانے یا واہ پیا جانے" جب تک آپ کو "راہ" یا "واہ" نہیں پڑتا آپ یہی سمجھیں گے کہ ایسی صورت میں ایک قادیانی دل کو کیسے تسلی دے گا۔ وہ میں بہتر سمجھتا ہوں کیونکہ میں نے اس قادیانی جماعت میں چالیس سال گزارے ہیں اور "خلیفہ وقت" کو ہر قادیانی کی طرح خدا سے زیادہ عزیز اور قریب جانا ہے۔ اس وقت میرا بھی ایک قادیانی کی طرح یہ ایمان تھا کہ اگر کوئی مشکل یا پریشانی ہو تو "حضور" کو خط لکھنا ہے۔ جب خط لکھ کر پوسٹ کر دیا تو سمجھ لیا کہ ایک مشکل ختم ہو گئی۔ بلکہ صرف خط لکھنے کا ارادہ کرنے پر ہی "معجزات" کے وقوع پذیر ہونے پر "بالاتفاق" یقین تھا۔

درج بالا صورت میں ایک مذکورہ قادیانی سوچے گا کہ حضور پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے ایسا کہا

ہو گا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ریکارڈ تو رکھا جاتا ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ فرار کا راستہ صرف یہی ہے کہ حضور نے ایسا کہا ہی نہیں ہو گا۔ اب آپ لاکھ دلائل دیں ان کی ریکارڈ شدہ آواز بھی سنا دیں تو وہ کہیں گے کہ یہ ان کی آواز ہی نہیں۔ آپ قومی اسمبلی کے تمام ممبران کے تصدیقی دستخطوں سے یہ ثابت کریں کہ انہوں نے یہ کہا تھا تو قادیانی کہہ دیں گے کہ یہ سب مخالف تھے اسی لئے الزام لگا رہے ہیں۔

میں نہ مانوں گا کا بہترین نظارہ اس کارروائی (قومی اسمبلی کی مذکورہ کارروائی) کو پڑھ کر کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً مرزا ناصر احمد نے اس سوال پر کہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے نہ ماننے والوں کو کافر سمجھتے ہیں یا نہیں۔ اس کا جواب گول مول کرتے کئی دن لگا دیئے اور ایک سو سوالوں کے بعد بھی ممبران کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ انہوں نے کیا کہا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے والا کافر ہے یا نہیں۔ اپنے اس رویہ سے انہوں نے ممبران کو سخت زچ کیا اور ان کو اپنے خلاف کر لیا۔ بجائے اس کے کہ ان کو قائل کرتے ان کو اپنے خلاف کر لیا۔ ان سوالوں کے عجیب و غریب جواب دینے پر نئی سے نئی اصطلاحیں اور کافر کی نئی نئی قسمیں سامنے آئیں جو ابھی تک قادیانیوں کو بھی معلوم نہیں۔ (اس پر بات کسی اور مضمون میں ہو گی)

مرزا ناصر احمد کہتا ہے کہ جو آدمی قادیانیت میں داخل ہوتا ہے یا بیعت کرتا ہے اس کا ریکارڈ نہیں رکھتے۔ یہ بھی سراسر خلاف واقعہ بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر نئے قادیانی کا بیعت فارم مکمل کوائف کے ساتھ مقامی امیر جماعت یا صدر جماعت کی تصدیق اور ریمارکس کے ساتھ مرکز میں جاتا ہے۔ اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ہر جلسہ سالانہ کے دوسرے دن "حضور" اپنے خطاب میں قادیانی جماعت کی کارگزاری سناتے وقت نگرپارکر تھر سندھ کے علاقے میں ہندوؤں میں تبلیغ کے ثمرات کا ذکر کرتے، وقت تعداد بتایا کرتے تھے۔ پورے پاکستان کی کل بیعتوں کا اس لئے ذکر نہ ہوتا تھا کہ اس کی تعداد بہت مایوس کن ہوتی تھی۔ قادیانی جماعت ریکارڈ رکھنے میں بھی اپنا ایک "ریکارڈ" رکھتی ہے۔

بلکہ جب مرزا ناصر احمد خلیفہ بنے تو تمام قادیانیوں نے ان کی نئے سرے سے بیعت کی۔ (باقاعدہ بیعت فارموں پر) اور جب 1982ء میں مرزا طاہر نے اقتدار سنبھالا تو پھر پوری قادیانی جماعت نے باقاعدہ بیعت فارموں پر بیعت کی جس کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔

جب مرزا طاہر احمد پاکستان سے خفیہ طور پر نکل کر انگلینڈ چلے گئے تو 1984ء سے 1992ء تک ہر سال قادیانی جماعت کو یہ خوشخبری سنایا کرتے تھے کہ اس سال بیعتوں کی تعداد پچھلے سال سے ڈبل

ہے۔ نعرے لگ جایا کرتے تھے مگر تعداد معلوم نہ ہوتی تھی۔ 1984ء سے 1992ء تک ڈبل کرتے کرتے 1993ء میں دولاکھ بیعتوں کا اعلان کیا گیا۔ اس کا مطلب ہے 1985ء کے قریب بیعتوں کی تعداد ایک ہزار سے کم تھی۔ اسی لئے تو بتاتے نہیں تھے۔ اور جب تعداد زیادہ ہوئی تو فخر سے بتانے لگے۔ بہر حال ریکارڈ نہ رکھنے والی بات بزرگانہ جھوٹ کی ایک عمدہ مثال ہے۔ قومی اسمبلی کی کارروائی میں ایک اور دلچسپ صورت حال ملاحظہ فرمائیے:

| | |
|---|---|
| مرزا ناصر | الفضل ہمارا اخبار نہیں۔ قادیانی جماعت کے کسی خلیفہ کا نہیں۔ |
| اٹارنی جنرل | قادیانی جماعت کا اخبار؟۔ |
| مرزا ناصر | قادیانی جماعت کا بھی نہیں بلکہ قادیانی جماعت کی ایک تنظیم کا ہے۔ |
| اٹارنی جنرل | ان کی آواز ہے۔ ان کی رائے دیتا ہے۔ ان کی طرف نہیں؟۔ |
| مرزا ناصر | یہ خلیفہ کی آواز نہیں۔ الفضل قادیانی جماعت کی آواز نہیں۔ |
| اٹارنی جنرل | یہ تو بڑا اچھا ہے۔ آپ ایسا کہہ دیں ہم تو سارا جھگڑا ہی الفضل سے کر رہے ہے |
| مرزا ناصر | بالکل نہیں جماعت کا پھر تو سارا جھگڑا ہی ختم ہو گیا۔ |
| اٹارنی جنرل | کس جماعت کا ہے؟۔ |
| مرزا ناصر | کسی جماعت کا نہیں۔ |
| اٹارنی جنرل | آپ کی جماعت کی آواز؟۔ |
| مرزا ناصر | وہ نہ جماعت 'نہ میری آواز ہے کچھ حصہ آواز کا نقل کرتا ہے' میری آواز کیسے بن گیا؟۔ |
| اٹارنی جنرل | آپ سوچ لیں کہ کل آپ کی جماعت کو یہ معلوم ہوا آپ نے یہ جواب دیا تو پھر............!! |

(تاریخی قومی دستاویز 1974ء صفحہ 166 تا 168)

قادیانی حضرات! ذرا غور فرمائیے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟۔ "خلیفہ وقت" کیا فرما گئے ہیں کہ الفضل قادیانی جماعت کا اخبار ہی نہیں۔ یہ انکشاف انہوں نے 26 سال پہلے کیا مگر ہمارے علم میں اب آ رہا ہے۔

حالانکہ قادیانی جماعت کے سوفیصد "دیوانے" اسے قادیانی جماعت کا اخبار ہی سمجھتے ہیں۔ قادیانی جماعت کی طرف سے "خلیفہ وقت" کی بار بار ہدایت پر اس کے خریدار بنتے ہیں۔ حالانکہ اس اخبار میں خبریں نہیں ہوتیں۔ اس کا معیار کسی بھی لوکل اخبار سے کم یا برابر ہوگا۔ حالانکہ یہ انٹرنیشنل قادیانی جماعت کا ترجمان اخبار ہے۔ اسے صرف قادیانی اپنے سربراہ کی ہدایت' قادیانی جماعت کی بار بار تحریک اور عقیدت کی بنیاد پر خریدتے ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مرزا طاہر احمد نے اپنے اقتدار کے ابتدائی ایام میں تحریک کی تھی کہ الفضل کی اشاعت دس ہزار کرنی ہے۔ لہذا قادیانی جماعت اس طرف توجہ دے اور پھر محمود آباد جہلم میں جہاں پہلے ایک یا دو اخبارات آتی تھیں وہاں 15 کے قریب آنے لگیں۔ بہر حال اس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں کہ یہ قادیانی جماعت کا اخبار ہے۔ سو فیصد قادیانی اسے قادیانی جماعت کا اخبار سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ پھر مرزا ناصر کے بیان کا کیا مطلب ہے؟ ظاہر ہے یہ "بزرگانہ جھوٹ" ہی تو ہے۔

اب قادیانی پھنس گئے ہیں کہ اگر مرزا ناصر کے بیان کو سچ سمجھیں تو الفضل سے منہ موڑنا پڑے گا جبکہ انہیں جھوٹا سمجھنا تو تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ میں ان کے جذبات کو بہتر سمجھ سکتا ہوں کیونکہ میں نے اس قادیانی جماعت میں 40 سال گزارے ہیں۔ اگر کچھ عرصہ قبل مجھ پر یہ انکشاف ہوتا تو میرے جذبات بھی ایسے ہی ہوتے۔ بہر حال قادیانی احباب کے لئے سوچنے کا مقام ہے۔ ضرور سوچیں مگر چندے باقاعدگی سے دیتے رہیں۔ تاکہ "شہزادوں" کی آمد میں کمی واقع نہ ہو۔ بس چندے دیں اور خوش رہیں!!!

## آٹھ قادیانیوں کا قبول اسلام

کوٹ سبزل ضلع رحیم یار خان میں رانا محمد شہباز اور ان کی اہلیہ فضیلت بی بی معہ دو بچوں کے اور رانا محمد اشفاق ان کی اہلیہ رفعت بی بی معہ دو بچوں کے کل آٹھ افراد نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ جناب ماسٹر شوکت صاحب' جمعیت طلباء اسلام کے سیکرٹری نشر و اشاعت شاہد ندیم' جامع مسجد کوٹ سبزل کے امام مولانا حافظ بلال احمد مدرسہ عربیہ کوٹ سبزل کے مہتمم مولانا نیاز احمد اور ختم نبوت رحیم یار خان کے مبلغ حضرت مولانا احمد بخش مدظلہ نے ان کے قبول اسلام پر مسرت کا اظہار کیا اور ان کو مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر قادیانیت ترک کرنے والے حضرات نے دعوت کا اہتمام کیا اور علاقہ کے مسلمانوں کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کا اعلان کر کے اسلام قبول کر لیا۔

# مرزا غلام احمد قادیانی کی کھلی بددیانتی

## ایک خط کا جواب

مکرمی جناب مولانا عزیز الرحمٰن صاحب

السلام علیکم                    مزاج شریف

میرے مطالعہ سے گزر چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کسی کتاب میں مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کا حوالہ دیتے ہوئے اس میں تحریف کی ہے۔ مجھے اس حوالہ کی ضرورت پیش آگئی ہے۔

براہ کرم! اس حوالہ کی فوٹو کاپی مہیا فرمادیں۔ شکر گزار ہوں گا۔ یہ بھی نشان زد کردیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس میں کیا تحریف کی ہے۔

والسلام

احقر العباد نور محمد قریشی

11 اگست 2000ء

## جواب :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی و محترمی جناب نور محمد قریشی مدظلہ ایڈووکیٹ لاہور

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ                    مزاج گرامی!

ہمارے مخدوم محترم حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم کے نام آپ کا خط

موصول ہوا۔ حضرت مولانا دامت برکاتہم بیرون ملک کے سفر پر ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت صحت وسلامتی خیر وبرکت سے ان کی واپسی فرمائیں۔ آمین ثم آمین! آپ کے خط کا جواب یہ ہے:

1 ............ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے مولانا خواجہ محمد صدیق صاحب کو ایک خط تحریر فرمایا جس میں آپ نے تحریر فرمایا: ”وقد یکون ذالك لبعض الكمل من متابعيم باالتبعية والوراثة ايضا واذا كثر هذا القسم من الكلام مع واحد منهم سمي محدثا“

ترجمہ فارسی: وگاہے ایں نعمت عظمیٰ بعضے را از کمل متابعان ایشاں نیز بہ تبعیت و وراثت میسر میگردد وایں قسم از کلام بایکے از یشان ہر گاہ بکثرت واقع گردد آنکس محدث (بفتح دال وتشدیدآں) نامیدہ میشود (مکتوبات مجدد الف ثانیؒ دفتر دوم ص ۱۴۲)

2 ............ (الف) مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی ابتدائی تصنیف براہین احمدیہ ص ۵۴۶' خزائن ص ۶۵۲ ج ۱' پر اس کا حوالہ یوں نقل کیا ہے: ”بلکہ امام ربانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی میں جو مکتوب پنجاہ ویکم ہے اس میں صاف لکھتے ہیں کہ غیر نبی بھی مکالمات ومخاطبات حضرت احدیت سے مشرف ہو جاتا ہے اور ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے۔“

(ب) ............ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی' تحفہ بغداد ص ۲۱' خزائن ص ۲۸ ج ۷ پر بھی بعینہ حضرت مجدد کا خط نقل کرتے ہوئے کثرت مکالمہ والے کو ”محدث“ لکھا ہے۔

3 ............ لیکن برا ہو خود غرضی' نفس پرستی اور بددیانتی کا' کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات میں تحریف کرتے ہوئے لکھا کہ:

”مجدد صاحبؒ سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ ”نبی“ کہلاتا ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۹۰' خزائن ص ۴۰۶ ج ۲۲)

**نتیجہ:** دیکھئے مجدد الف ثانیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ جسے کثرت مکالمہ ہو وہ ”محدث“ ہوتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ اور تحفہ بغداد میں مجدد صاحبؒ کے حوالہ سے بھی یہی تحریر کیا کہ کثرت مَ ..والا ''محدث'' کہلاتا ہے لیکن جب خود دعوئ نبوت کیا تو حقیقت الوحی میں مجدد صاحبؒ کے حوالہ سے کثرت مکالمہ والا ''نبی'' کہلاتا ہے لکھ دیا۔

اب آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ ایک ہی حوالہ کو مرزا غلام احمد قادیانی تین جگہ لکھتا ہے۔ براہین احمدیہ' تحفہ بغداد' اس میں ''محدث'' لکھتا ہے اور اسی حوالہ کو مرزا غلام احمد قادیانی حقیقت الوحی میں نبی لکھتا ہے۔ ''محدث'' کو ''نبی'' کرنا محض غلطی نہیں بلکہ صریح اور کھلی بددیانتی ہے۔

4........چنانچہ حضرت مولانا نور محمد خان صاحبؒ مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور نے اپنی کتاب ''کفریات مرزا'' ص ۲۱ مطبوعہ خواجہ برقی پریس دہلی مئی ۱۹۳۴ء میں یہ حوالہ نقل کر کے یہ چیلنج نقل کیا تھا:

''حضرت مجدد صاحبؒ کی عبارت مذکورہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جس خیانت مجرمانہ وچہ انچ درشتنہ جرات سے کام لیا ہے اس پر قیامت تک علمی دنیا لعنت و نفرت کا وظیفہ پڑھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کی روح کو ایصال ثواب کرے گی۔ کیا کوئی غلمدی جرات کر سکتا ہے کہ خط کشیدہ عبارت مکتوبات امام ربانیؒ میں دکھلا کر اپنے پیشوا کو کذابوں کی قطار سے علیحدہ کر دے۔''

آج سے چھیالیس سال قبل قادیانیوں کو جو چیلنج دیا گیا تھا وہ جوں کا توں برقرار ہے قادیانی امت مرزا غلام احمد قادیانی سے اس خیانت وبددیانتی کے الزام کو دور نہیں کر سکی اور نہ قیامت تک کر سکتی ہے' جھوٹا بددیانت نبی ہو سکتا ہے؟ یہ قادیانی امت کے لئے سوچنے کا مقام ہے۔ پانچوں حوالہ جات کے فوٹو ارسال خدمت ہیں!!!

والسلام

فقیر اللہ وسایا

16-8-2000 حال مقیم دفتر مرکزیہ ملتان

# مرزا کے کھرے سچ

اشتیاق احمد

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی زندگی میں صرف جھوٹ ہی نہیں، سچ بھی بولے ہیں۔ آج ہم اس کے 'سچ' پر بات کریں گے۔ اس کے تمام دعوے جھوٹے نہیں تھے، یعنی دعوے سو فیصد درست بھی ثابت ہوئے۔ اس کی تمام پیش گوئیاں جھوٹی ثابت نہیں ہوئیں... کچھ بالکل سچی بھی ثابت ہوئیں۔

مثلاً کیا آپ اس بات سے انکار کر سکتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا... نہیں کر سکتے... یہی بات اس نے اپنی کتاب مجموعہ اشتہارات جلد سوم کے صفحہ 21 پر لکھی ہے۔ تو کیا یہ اس کا بالکل کھرا سچ نہیں تھا... کہ وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔

اس سے بھی بڑھ کر اس نے ایک اور سچ بولا تھا... مولوی ثناء اللہ امرتسری سے مناظرہ طے ہوا تو اعلان ہوا، جھوٹا سچے کی زندگی میں ہی مر جائے گا... چنانچہ مرزا غلام قادیانی ثناء اللہ کی زندگی میں مر گیا... خود کو جھوٹا ثابت کر گیا... لیکن بات اس کی یہ بالکل سچ تھی... یعنی جھوٹا سچے کی زندگی میں مر گیا۔

مرزا نے ایک سچ یہ بھی بولا تھا کہ اس کے خاندان نے انگریزوں کی اتنی خدمات انجام دی ہیں... اتنی خدمات انجام دی ہیں کہ ان خدمات کو موضوع بنا کر کتابیں لکھی گئیں (یہ اتنی ہیں کہ) ان کتابوں سے پچاس الماریاں بھر جائیں۔

اس تحریر میں یہ بات بالکل سچ ہے کہ اس نے اور اس کے خاندان نے انگریز کی خدمات میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی... یہ نبی بنا بھی تو انگریز کی خدمات کے لیے تھا... اور اس نے خوب خدمات انجام دیں۔

مرزا نے اپنی شاعری کی کتاب درِ ثمین میں لکھا ہے:

کرم خاکی ہوں پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

یہاں بھی مرزا بالکل سچ بول گیا... اس شعر میں اس نے لکھا ہے کہ میں انسان نہیں ہوں... میں تو زمین کا ایک کیڑا ہوں... بلکہ خود کو اس نے انسانوں کی نفرت والی جگہ قرار دیا... (نفرت والی جگہ کے بارے میں مرزائیوں سے پوچھ لینا بہتر رہے گا)

بہر حال یہاں بھی مرزا نے یہ سچا اقرار کیا کہ وہ انسان نہیں ہے... ہم اس کی اس بات کو بالکل سچ

مانتے ہیں... ہاں ہمارے سچ ماننے پر اگر مرزائی سیخ پا ہوتے ہوں تو یہ اور بات ہے... وہ مرزا کو جھوٹا مان لیں.. ہمیں کوئی اعتراض نہیں...

مرزا نے اپنی بیماریاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں اور ان کے سلسلے میں جھوٹ بولنے کی بالکل کوشش نہیں کی... لہٰذا ہم بیماریوں کے سلسلے کے سچ گنواتے ہیں...

مرزا نے کئی بار کہا ہے مجھے ہسٹیریا ہے... (حکماء اور ڈاکٹر حضرات کے نزدیک ہسٹیریا خاص عورتوں کا مرض ہے... یہاں بھی مرزا نے سچ سے کام لیا ہے... کیونکہ ایک کتاب میں اس نے لکھا ہے... بابا الٰہی بخش تیری حیض دیکھنا چاہتا ہے... گویا مرزا کو حیض بھی آتا تھا اور وہ عورت بھی تھا... اس لحاظ سے اگر اسے ہسٹیریا تھا تو اس میں تعجب کی بات نہیں۔

مرزا کا ایک بیان یہ ہے کہ مجھے مراق بھی ہے۔ مراق کو مالیخولیا بھی کہتے ہیں... اور یہ دماغ کا مرض ہوتا ہے... اس میں ایک قسم کا پاگل پن پایا جاتا ہے... یہاں بھی مرزا نے سچ بول دیا...

اب مرزا کے الفاظ سنیے۔

"میرا دل کمزور ہے۔ دماغ سخت کمزور ہے... اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا... مجھے شوگر بھی ہے... درد سر بھی ہے... تشنج قلب بھی ہے... اور میری حالت مردمی کالعدم تھی... مطلب یہ کہ مرزا میں مردانہ طاقت بالکل مفقود تھی... کالعدم کا ترجمہ یہی کیا جا سکتا ہے... ویسے ہم مرزائیوں کو اس کا کوئی اور ترجمہ کرنے کی بھی اجازت دیتے ہیں۔

مرزا لکھتا ہے، میں ہمیشہ بیمار رہنے والا آدمی ہوں... ایک مدت سے مجھے شوگر کا مرض ہے... اکثر سو سو بار روزانہ پیشاب آتا ہے... اس قدر کثرت سے پیشاب آنے کی وجہ سے جس قدر بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں، وہ مجھے ہیں۔ مجھے نیند نہیں آتی، سر درد بھی رہتا ہے... مرزا کی زبان میں لکنت تھی، دانت خراب تھے... ان میں کیڑا لگا ہوا تھا، پیر کی ایڑیاں بھی پھٹی ہوئی تھیں، بال تین سال کی عمر میں سفید ہونے شروع ہو گئے تھے... مرزا کی نظر بھی کمزور تھی... مرزا کو پہلی رات کا چاند نظر نہیں آتا تھا... پہلی رات کا چاند دیکھنے کے لیے کسی کی عینک لیتا تھا... یہ سب باتیں خود اس کی زبانی ہیں...

مرزا نے خود کو ردّر گوپال کہا... یعنی مرزا ہندو تھا... اپنی پیدائش کے بارے میں مرزا کا بیان ہے۔

"میری پیدائش 1839 یا 1840 میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں 1857 میں سولہ برس یا سترہ برس کا تھا۔"

حیرت کی بات اس میں یہ ہے کہ مرزا کے اس سچ کو کوئی مرزائی سچ ماننے پر تیار نہیں ہے... جب کہ

ہم اس کے اس سچ کو بالکل سچ ماننے کے لیے تیار ہیں...اب مرزائی بتائیں...وہ مرزا کا سچ مانتے ہیں یا ہم...
مرزائی اگر مرزا کے صرف اس ایک سچ کو سچ مان لیں تو مرزائیت سے تائب ہونا ان کے لیے آسان ہو جائے..

مرزا نے ازالہ اوہام میں لکھا:

"میں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا، میں نے تو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا، لیکن کم فہم لوگ میرے اس دعویٰ کو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ خیال کر بیٹھے ہیں۔

ہم مرزا کی اس بات کو درست مانتے ہیں کہ مرزا مسیح موعود نہیں تھا...اس کا اپنا اقرار بھی یہی ہے...لیکن مرزائی اس بات کو نہیں مانتے...وہ اسے مسیح موعود ماننے پر ڈٹے ہوئے ہیں...مرزا کی ہر کتاب پر لکھا ہوتا ہے، تصنیف از سلطان القلم مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی... گویا یہاں بھی مرزائی اپنے نبی کی بات کو درست نہیں مانتے...لیکن اسے نبی پھر بھی مانتے ہیں...ہے نا حیرت کی بات۔

مرزا نے اپنی کئی کتابوں میں واضح طور پر لکھا ہے:

"میں حقیقی نبوت کا دعویٰ نہیں کرتا۔"

اب ذرا مرزائیوں سے پوچھا جائے...وہ مرزا کو حقیقی نبی مانتے ہیں یا غیر حقیقی... گویا وہ یہاں بھی مرزا کی بات کو نہیں مانتے۔

مرزا نے لکھا:

"میرے انکار سے کوئی کافر نہیں ہو جاتا۔"

"ہم بھی یہی کہتے ہیں...کہ مرزا کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہو جاتا بلکہ مرزا کے انکار سے تو آدمی پکا مسلمان ہے...لیکن مرزائی مرزا کی اس بات کو بھی سچ نہیں مانتے...ان کا کہنا ہے جو مرزا کو نہیں مانتا، وہ کافر ہے...

غرض کہ ایسے کون کون سے سچ گنوائے جائیں...جن کی رو سے وہ خود جھوٹا ثابت ہوتا ہے اور مرزائی بھی جھوٹے ثابت ہوتے ہیں...لیکن جھوٹ کے پیر کہاں۔اسی طرح جھوٹوں کے پیر کہاں...اللہ تعالیٰ انہیں عقل کے ناخن عطا فرمائیں۔

نوٹ: اس مضمون میں حوالہ جات یا کتابوں کے صفحات نمبر نہیں دیے گئے، ایسا جان بوجھ کر کیا گیا...یہاں مرزائی حضرات اپنا اطمینان چاہیں تو دفتر لولاک کے پتے پر خط لکھ کر حوالہ جات طلب کر سکتے ہیں۔ شکریہ!

# تحریک ختم نبوت 1974ء
## واقعات کے آئینے میں

تحریر: مولانا اللہ وسایا

1------22 مئی کو طلباء کے وفد کی چناب نگر (سابقہ ربوہ) کے اسٹیشن پر قادیانیوں سے تو تکار ہوئی۔

2------ 29 مئی کو بدلہ لینے کے لئے قادیانیوں نے طلباء پر قاتلانہ سفاکانہ حملہ کیا۔

3------ 30 مئی کو لاہور اور دیگر شہروں میں ہڑتال ہوئی۔

4------ 31 مئی کو سانحہ چناب نگر (ربوہ) کی تحقیقات کے لئے صمدانی ٹربیونل کا قیام عمل میں آیا۔

5------ 3جون کو مجلس عمل کا پہلا اجلاس راولپنڈی میں منعقد ہوا۔

6------ 9جون کو مجلس عمل کا کنوینر لاہور میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کو مقرر کیا گیا۔

7------ 13جون کو وزیراعظم نے نشری تقریر میں بحث کے بعد مسئلہ قومی اسمبلی کے سپرد کرنے کا اعلان کیا۔

8------ 14جون کو ملک گیر ہڑتال ہوئی۔

9------ 16جون کو مجلس عمل کا لائل پور میں اجلاس ہوا جس میں حضرت بنوریؒ کو امیر اور مولانا محمود احمد رضوی کو سیکرٹری منتخب کیا گیا۔

10------ 30جون کو قومی اسمبلی میں ایک متفقہ قرارداد پیش ہوئی جس پر غور کے لئے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی میں تبدیل کر دیا گیا۔

11------- 24 جولائی کو وزیراعظم نے اعلان کیا کہ جو قومی اسمبلی کا فیصلہ ہوگا ہمیں منظور ہوگا۔

12------- 3 اگست کو صمدانی ٹربیونل نے تحقیقات مکمل کرلیں۔

13------- 5 اگست سے 23 اگست تک وقفوں وقفوں سے مکمل گیارہ روز مرزا ناصر پر قومی اسمبلی میں جرح کی گئی۔

14------- 20 اگست کو صمدانی ٹربیونل نے اپنی رپورٹ سانحہ چناب نگر (ربوہ) سے متعلق وزیراعلیٰ کو پیش کی۔

15------- 23 اگست کو رپورٹ وزیراعظم کو پیش کی گئی۔

16------- 24 اگست کو وزیراعظم نے فیصلہ کے لئے 7 ستمبر کی تاریخ مقرر کی۔

17------- 27-28 اگست کو لاہوری گروپ پر قومی اسمبلی میں جرح ہوئی۔

18------- یکم ستمبر کو لاہور شاہی مسجد میں ملک گیر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

19------- 5-6 ستمبر کو اٹارنی جنرل نے قومی اسمبلی میں عمومی بحث کی اور مرزائیوں پر جرح کا خلاصہ پیش کیا۔

20------- 6 ستمبر کو مجلس عمل کی راولپنڈی میں ختم نبوت کانفرنس۔ وزیراعظم سے ملاقات (اور فیصلہ)

21------- 7 ستمبر کو قومی اسمبلی نے فیصلہ کا اعلان کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے ہر دو گروپ غیر مسلم ہیں۔

## اعلان

ماہنامہ لولاک کے جن قارئین کی سالانہ مدت خریداری ختم ہوچکی ہے ان حضرات کو زر سالانہ بھجوانے کے لئے دفتر لولاک سے لیٹر ارسال کیا گیا ہے۔ اب دوبارہ درخواست ہے کہ اس دینی پرچہ اور عقیدہ ختم نبوت کے محافظ رسالہ سے تعاون فرماتے ہوئے زر سالانہ خریداری مبلغ =/100 روپے بذریعہ منی آرڈر بنام لولاک ارسال فرماکر مشکور فرمائیں!

# تفریحی مشاغل اور ان کا شرعی حکم

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

ارشادات الٰہی ہے :

”ومن الناس من یشتری لھوالحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیر علم ویتخزھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین۔ واذاتتلی علیہ آیتنا ولیٰ مستکبرا کان لم یسمعھا کان فی اذنیہ وقرا۔ فبشرہ بعذاب الیم۔ سورۃ لقمان آیت نمبر 7-6“

﴿ترجمہ :...... کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی جہالت سے کھیل کود کی چیزیں خرید لیتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو دین کے راستے سے ہٹادیں اور انہیں اپنی تفریح و دل لگی کا ذریعہ بنائیں ان کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا جب ایسے لوگوں کو خدا کا حکم سنایا جاتا ہے تو وہ اکڑتے ہوئے پیٹھ پھیر لیتے ہیں گویا انہوں نے سنا ہی نہیں یا ان کے کان میں ڈاٹ دیئے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو آپ درد ناک عذاب کی بشارت سنا دیجئے۔﴾

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا فرمان ہے کہ اس آیت کے تحت ہر قسم کے تفریحی شغل شطرنج اور جوا وغیرہ سب اس میں شامل ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

”الذین التخذو دینھم لھوا ولعبا وغرتھم الحیوۃ الدنیا فالیوم ننسھم کمانسوا لقاء یومھم ھذا وماکانوبایتنا یجحدون۔ سورۃ الاعراف آیت نمبر 51“

﴿ترجمہ :...... جن لوگوں نے اپنے طرز حیات کو محض کھیل تماشا ہی قرار دیا اور دنیاوی زندگی (کی رنگینیوں نے) انہیں دھوکے میں رکھا تو آج (روز قیامت) ہم ان کو بھی اسی طرح (کسی قسم کی سہولت دینے سے) ان کو نظر انداز کر دیں گے جس طرح کہ انہوں نے دنیا میں اس دن کی آمد کو (اس کے مطابق نہ

زندگی گزار کر) نظر انداز کر رکھا تھا اور وہ ہمارے احکام و ضوابط کا انکار کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”ان الذین فتنوالمومنین والمومنات ثم لم یتوبوا فلھم عذاب جھنم ولھم عذاب الحریق۔ سورۃ بروج آیت نمبر10“

ترجمہ:...... جو لوگ ایماندار مردوں اور خواتین کو کسی بد عملی یا بد رسمی (عریانی اور فحاشی اور نئے نئے فیشنوں میں) مبتلا کر دیتے ہیں اور پھر اس حرکت بد سے باز نہیں آتے۔ ان کے لئے (روز قیامت) جہنم کا عذاب ہوگا اور انہیں نہایت سنگین قسم کے جلنے کا عذاب دیا جائے گا۔

## ارشادات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

سید المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نرد شیر (ایک ایرانی کھیل ہے) سے کھیلا تو گویا اس نے اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے رنگ لئے۔ تو بے شک اس نے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ نرد شیر میں بھی شطرنج کی طرح مہرے اور گیٹیاں وغیرہ استعمال ہوتی ہیں۔ لہذا حکم ایک ہی ہوگا۔ خاتم الانبیاء ﷺ نے فرمایا کہ نرد شیر کھیل کھیلنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی پیپ اور خنزیر کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں شطرنج عمل باطل (یعنی ناجائز اور حرام) ہے اللہ تعالیٰ باطل کو پسند نہیں کرتا۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص (غلطی سے) لات اور عزیٰ کی قسم کھا بیٹھے تو وہ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ پڑھ لے اور جو شخص اپنے دوست کو کہے آؤ وقت گزارنے کے لئے جوا کی بازی لگالیں تو اسے کچھ صدقہ کر دینا چاہئے۔ یہ صرف کہنے پر فرمایا اور اگر وہ بازی لگانا شروع کر دیں تو اس کا حکم اور ہوگا۔ دراصل خدا اور اس کا رسول ﷺ ہر ایک انسان کو اس کے ہر عمل و فعل میں نقصان سے بچانے کے لئے کنٹرول فرماتے ہیں تو ہمیں چاہئے ہر جائز کام کرنے کی فکر میں ہر بری بات سے بچنے کی ہر وقت کوشش کریں۔

رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے گی تو اس پر تباہی نازل ہوگی:

(1)---- جب ان میں باہمی لعن طعن عام ہو جائے گی۔ (2)--- مرد ریشمی لباس پہننے لگیں۔

(3)---- گانے بجانے اور ناچنے والی عورتیں رکھنے لگیں۔ (4)--- جب شراب عام پی جانے لگے۔

(5)---اور جب ہم جنس پرستی عام ہو جائے۔

رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا آخیر وقت میں میری امت کے کچھ لوگ بندر اور خنزیر بن جائیں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیا توحید ور سالت کے منکر ہو جائیں گے۔ فرمایا نہیں ظاہر وہ نماز' روزہ' حج وغیرہ ادا کرتے ہوں گے۔ مگر برائے نام۔ عرض کیا پھر وہ ایسے کیوں ہو جائیں گے۔ تو فرمایا ان اعمال کے ساتھ ساتھ وہ گانا بجانا شراب پینا اور دیگر تفریحات بھی اختیار کر لیں گے۔ یہ وہ کام کر کے وہ رات گزاریں گے اور صبح کو بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ لوگوں پر ایسا وقت بھی آجائے گا کہ ان کی روزی حلال کے ذریعے سے آرہی ہے کہ حرام سے کوئی پرواہ نہیں کریں گے۔

## آخیر زمانہ میں سب سے بڑا فتنہ

رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا اس امت میں چار فتنے سنگین قسم کے ہوں گے۔ ان میں سے آخری تباہ کن فتنہ گانا بجانا ہو گا۔ سید المرسلین ﷺ کا ارشاد ہے کہ آخر زمانہ میں لوگ حرام چیزوں کے نام بدل کر حلال کرنے کی کوشش کریں گے۔ او کما قال جیسے سود کا نام منافع رکھ دیا ہے۔ بے حیائی اور عریانی کو ثقافت اور آرٹ کا نام دے دیا اور ڈراموں اور فلموں کو ذہنی سکون کا نام دے دیا۔ ایسے ہی مندرجہ بالا تمام کھیلوں کو ان کے نام بدل کر گیمیں کا نام دے کر ان کو اختیار کر لیا۔ حتیٰ کہ بعض سمجھ دار لوگ رمضان المبارک میں روزہ رکھ کر بھی فلم' لڈو اور شطرنج بڑے ٹھسے سے کھیلتے ہیں۔ ایسے ہی سود کی مختلف صورتیں نکل آئیں۔ جو کہ حرام ہیں۔ دشمنوں نے ہماری تہذیب اور کلچر کو اسلام سے ہٹانے کے لئے ان چیزوں کو رواج دے دیا۔ بالخصوص موجودہ فحاشی کو عام کر کے ہمارے قومیت اور تشخص کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ان تمام خرافات سے بچیں۔ شطرنج اور تاش دونوں حرام ہیں۔ رقم لگائیں یا نہ لگائیں۔ مگر افسوس یہ ہے کہ اب ہر طبقہ کے لوگ بلا تمیز ان سب برائیوں میں ملوث ہیں تو ہمارے دین وایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان تمام برائیوں سے بچ کر اپنے ماحول کو پاک صاف رکھیں۔ خدا اور رسول اللہ ﷺ کی ہمہ قسم کی نافرمانی سے بچ کر قیامت کے روز امت مصطفےٰ ﷺ میں محشور ہو کر رحمت کائنات ﷺ کی شفاعت کے مستحق بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عنایت فرمائے۔ آمین!

بیادِ رفتگاں

# مولانا مفتی غلام ربانیؒ

تحریر: مولانا محمد اختر

اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان اس دنیا میں رہنے کے لئے نہیں آیا۔ ہر ایک کو ایک نہ ایک دن آخرت کے سفر پر روانہ ہونا ہی ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس کو کوئی فنا نہیں ہے۔ اس کے علاوہ پوری کائنات میں کوئی ایسی چیز نہیں جو باقی رہنے والی ہو بلکہ موت ایسی حقیقت ہے جس پر ساری نوع انسانی متفق ہے۔ ہر روز سینکڑوں نہیں ہزاروں لوگ اس دنیا فانی سے رخصت ہوکر خالق حقیقی سے جا ملتے ہیں۔

مولانا مفتی غلام ربانی عرصہ 33 سال سے جامع مسجد بلاک نمبر 4 جوہر آباد ضلع خوشاب میں دینی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر اور سرپرست تھے۔ جمعیت علماء اسلام اور تبلیغی جماعت کی مولانا نے ہمیشہ قیادت اور سرپرستی فرمائی۔ مولانا مفتی غلام ربانیؒ 1967ء میں جامع مسجد بلاک نمبر 4 جوہر آباد ضلع خوشاب کے خطیب مقرر ہوئے۔ اس مسجد کا پلاٹ اس وقت کی حکومت نے قادیانی گروپ کو الاٹ کیا تھا۔ بعد میں مولانا اور ان کے رفقاء نے کوشش کرکے یہ پلاٹ قادیانی گروپ سے حاصل کرکے مسجد قائم کی۔

1974ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا ربانی نے علاقے بھر میں تحریک کی قیادت کی۔ تحریک کے دوران مولانا ربانی جیل میں بھی رہے۔ جوہر آباد، پیلووینس، روڈہ، میں قادیانیوں کی عبادت گاہوں کو مولانا کی قیادت میں کارکنوں نے اس موقع پر بند کردیا جن پر مقدمات قائم ہوئے۔

1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں مولانا نے اپنے علاقے کی بھرپور قیادت فرمائی۔

1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے جب قادیانیوں کو نوازنا شروع کیا، تو علماء کرام نے ختم نبوت تحریک

شروع کی جس میں مولانا مفتی غلام ربانی ” پیش پیش رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سے مولانا ربانی کو خصوصی لگاؤ تھا۔ حضرت خواجہ صاحب مدظلہ سے بیعت تھے۔ مقامی مبلغ ختم نبوت کے ساتھ ہمہ قسمی تعاون کرتے تھے۔ راقم جب کبھی ان کے پاس جاتا تو دیدہ دل فرش راہ کرتے تھے۔ مقامی مبلغ مولانا محمد اختر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت اقدس خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب مدظلہ ‘مولانا عزیز الرحمن جالندھری‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا محمد اکرم طوفانی‘ مولانا غلام مصطفیٰ کی طرف سے ان کی وفات پر بڑے رنج وغم کا اظہار فرمایا۔ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ پروردگار عالم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

مولانا نے ابتدائی دور سے اکابرین دیوبند میں سے اہم ترین علماء کرام سے فیض حاصل کیا۔ خلیفہ صاحب وتہ خیل اور یٰسین زئی پنیالہ شریف کے بزرگوں کی خدمت میں رہنے کے بعد آپ کو مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحبؒ کے حوالے کیا گیا حضرت مفتی صاحب آپ کو ملتان قاسم العلوم لے گئے۔ کئی سال تک مولانا ربانی نے حضرتِ مفتی صاحبؒ کی خدمت میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔

مولانا کا شمار حضرت مفتی صاحبؒ کے خالص نظریاتی شاگردوں میں ہوتا تھا۔ مولانا ربانی نے حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ سے بھی باقاعدہ تعلیم حاصل کی۔ مولانا کی دستار بندی قاسم العلوم میں ہوئی۔ جس میں ان تمام اکابرین کے علاوہ حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ نے بھی حصہ لیا۔ مولانا غلام ربانیؒ نے قاسم العلوم ملتان میں دوران تعلیم ختم نبوت مشن کے بانی حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی بھی کئی بار زیارت کی۔ مولانا مفتی غلام ربانی کے ہاتھ پر کئی قادیانیوں نے مرزائیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کیا۔ راقم نے حال ہی میں جب ان کی خدمت میں حاضری دی‘ تو فرمانے لگے انس مجوکہ جو کہ DC آفس جوہر آباد میں ملازم تھا جمعہ کے اجتماع میں مرزائیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کیا ہے۔ یہ نوجوان اب AC آفس نورپور تھل میں ملازم ہے۔

مولانا مفتی غلام ربانی نے ابتداہی سے شیخ الہند حضرت مدنیؒ اور حضرت مفتی صاحبؒ کے سیاسی مشن پر کام کیا۔ نظام کی تبدیلی کے لئے جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے ہر ظالم اور جابر حکمران کا مقابلہ کیا۔ جنرل ضیاء الحق کے خلاف مفتی صاحب مرحوم کی قائم کردہ تحریک بحالی جمہوریت 1983ء

میں اہم کردار ادا کیا۔ مولانا مفتی غلام ربانی کو کسی قسم کا خوف یا لالچ اکابرین کے راستے سے الگ نہ کر سکا۔ مولانا مفتی غلام ربانی کی دینی اور سیاسی خدمات کے باعث جامع مسجد بلاک نمبر 4 جوہر آباد میں حضرت درخواستی صاحب‘ مولانا سید حامد میاں‘ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی‘ حضرت مولانا مفتی محمود‘ حضرت اقدس خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب مدظلہ‘ مولانا محمد شاہ امروٹی‘ حضرت مولانا عبدالکریم قریشی بیر شریف والے‘ مولانا سراج احمد دین پوری مدظلہ اور دیگر بزرگ تشریف لاتے رہے۔

مولانا غلام ربانی نے تمام عمر مسلمانوں کو متحد کرنے اور آپس میں اتفاق پیدا کرنے کے لئے علاقے بھر میں کام کیا جس کے باعث تمام مکاتب فکر کے علماء کرام مولانا کا ادب کرتے تھے اور اپنا رہنما تسلیم کرتے تھے۔ مولانا کی علمی اور سیاسی خدمات کے باعث ضلع بھر کے دیوبندی علماء کرام ہر کام میں ان سے رہنمائی حاصل کرتے اور اپنا متفقہ سربراہ تسلیم کرتے۔ سرکاری انتظامیہ تک مولانا کا ادب واحترام کرنے پر مجبور تھی۔ کبھی کوئی مسئلہ پیش آیا تب بھی سرکاری انتظامیہ مولانا کی شخصیت کے سامنے اپنی فرعونیت قائم نہ رکھ سکی اور ہر موقع پر مولانا کی بات حرف آخر ہوتی۔

مولانا نے ذاتی پلاٹ فروخت کر کے 14 کنال جگہ میانوالی روڈ پر خرید کر جامعہ قائم کیا جو کہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ رہے گا۔ مولانا کو دل کی تکلیف کچھ عرصہ قبل شروع ہوئی۔ اسلام آباد‘ سرگودھا‘ لاہور کے بہترین ڈاکٹروں سے علاج کرایا گیا۔ لیکن 27 جولائی بروز جمعرات کو دل کے دورے کے باعث آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کا جنازہ جمعیت علماء اسلام کے صوبائی امیر مولانا محمد عبداللہ بھکر والے نے پڑھایا۔ آپ کے جنازہ میں صحافی برادری‘ سرکاری انتظامیہ کی رپورٹ کے مطابق مولانا کے جنازے کا اجتماع جوہر آباد کا سب سے بڑا تاریخی اجتماع تھا۔ دوسرے روز قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ جمعہ پڑھایا۔ مولانا کے بڑے بیٹے مولانا حکیم رشید احمد ربانی کو جانشین مقرر کرتے ہوئے دستاربندی فرمائی۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن نے تعزیتی تقریر میں مولانا ربانی کی خدمات کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را

# جب ہم قادیانیت سے تائب ہوئے!!

تحریر: ایس ایم چوہدری (سابق قادیانی)

ضلع میرپور خاص سندھ کے سابق قادیانی جناب ایس ایم چوہدری نے ذیل کی تحریر میں فتنہ قادیانیت سے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ ہم ان کی تحریر کو من وعن شائع کر رہے ہیں۔ قارئین لولاک مطالعہ فرمائیں!!!

قادیانی کہتے ہیں کہ جو قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کرلے اور مسلمان ہو جائے اس پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ آج سے تقریباً تیس سال پہلے میرپور خاص میں چیمہ جٹ برادری کا ایک گھرانہ قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔ گھرانے کے سربراہ جس کا نام مبشر احمد چیمہ ہے اور ان کا مکان غریب آباد محلہ میں ہے کا کہنا ہے کہ ہمیں مسلمان ہوئے تقریباً تیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے مگر الحمد للہ ہم بخیر وعافیت زندگی گزار رہے ہیں۔ ہمیں کسی قسم کا کوئی سانحہ پیش نہیں آیا۔ یہ جو قادیانی کہتے ہیں کہ قادیانیت چھوڑنے والے پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوگا سب فراڈ اور جھوٹ ہے۔ اس مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ پر قائم کی گئی ہے۔ آج سے تقریباً تین سال قبل میرپور خاص کی قادیانی جماعت کے لوگ ملنے کا بہانہ بنا کر قادیانیت کی تبلیغ کی غرض سے ان کے گھر چلے گئے مگر مبشر احمد نے ان سے ملنے سے انکار کر دیا۔

ہم لوگ جب قادیانیت سے تائب ہوئے تو قادیانیوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اب ان کی شکلیں بدل جائیں گی۔ ان کے گھر پر عذاب آئے گا۔ یہ لوگ مرتد ہو گئے ہیں۔ اپنے اجتماع میں دعا کرواتے کہ اس گھر پر خدا کی طرف سے قہر پڑے۔ مگر قارئین حضرات میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ان کی (قادیانیوں) کی شکلیں کس طرح لگتی ہیں۔ حقیقت میں ان کی اپنی شکلیں بدلی ہوئی لگتی ہیں۔

قادیانی چاہے کتنی خوشبو لگالیں لیکن ان کے اندر سے قادیانیت کی بدبو کبھی ختم نہیں ہوگی جب تک وہ اندر سے قادیانیت کی بدبو کو ختم نہیں کرے گا۔ میرے والد صاحب ایک دفعہ بیمار ہو گئے۔ جب قادیانیوں تک خبر پہنچی تو فوراً کہا کہ یہ معجزہ ہو گیا ہے۔ میں قادیانیوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا قادیانی بیمار نہیں ہوتے۔ کیا قادیانی خلیفہ مرزا طاہر فالج کا مریض نہیں ہے۔ اس کو فالج نہیں ہوا۔ میرے چچا جو کہ قادیانی ہیں ان کو دل کا دورہ پڑا وہ قادیانیوں کو نظر کیوں نہیں آتا۔ ایک دفعہ ہماری زمینوں پر ہمارے ہاری کے تین بچے گاؤں کے تالاب میں نہاتے ہوئے ڈوب گئے۔ جس میں ایک بچہ قادیانیوں کے کسی رشتہ دار کا تھا۔ قادیانی جماعت والے اس بچے کے باپ کے پاس گئے اور کہا کہ کیس کا خرچہ ہم دیں گے تم زمیندار پر پھڈا کرا دو اس نے ان کا کہنا مان کر ہم پر کیس کروا دیا جب کچھ نہ بنا تو ہمارے ہاری کو کہا کہ تم پر قرضہ ہے تم یہاں سے بھاگ جاؤ۔ اشتیاق عرف ممتاز قادیانی جو میرا سابقہ چچا ہے اس نے ہاریوں کو اکسانے کے لئے ہر روز ہمارے گاؤں کے چکر لگانے شروع کر دیے جب اس طرح بھی کچھ نہ بنا تو اس نے کراچی سے ایک قادیانی مبارک نامی آدمی جو کہ پہلے پولیس میں ملازم تھا بعد ازاں فراڈ کیس میں اسے ملازمت سے برخواست کر دیا گیا۔ اب وہ کراچی شرٹن ہوٹل میں ملازم ہے اور ہمارے تھانہ کے اے ایس آئی کا دوست تھا کو بلوایا کہ کیس اس کے دوست کے پاس ہے۔ اس طرح انہیں تنگ کیا جائے مگر اس سے بھی کچھ نہ بنا اور منہ کی کھا کر چلا گیا۔

باطل سے ڈرنے والے آئے آسمان نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

منان قادیانی جو قادیانی جماعت ضلع میرپور خاص کا امیر ہے وہ وڈیروں کا علاج مفت کرتا ہے ان کے نوکر چاکروں سے پیسے نہیں لیتا۔ سابق وزیر کے گھر کا فیملی ڈاکٹر ہے کچھ وڈیرے اس کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ انتظامیہ سے میل ملاپ رکھتا ہے کاش کہ مسلمان ان کے آلہ کار نہ بنیں۔ قادیانی خود بزدل ہیں وہ مسلمانوں کو آپس میں لڑاتے ہیں۔

## ڈگری شہر کے قدیم گاؤں کوٹ احمدیہ کی بربادی کیسے ہوئی

مرزا طاہر کے دور کی بات ہے جب مرزا قادیانی پاکستان رہتا تھا اس وقت قادیانیوں کی بڑی ٹھاٹھ

تھی زور تھا۔ علاقے کے لوگ ان سے ڈرتے تھے۔ یہ لوگ بڑے ظالم اور درندہ صفت ہوتے تھے۔ تھانے والے ان پر کیس لیتے وقت ڈرتے تھے۔ آج کل اکثر قادیانی باہر کے ملکوں میں جاکر واویلا کرتے ہیں کہ مسلمان ہمیں تنگ کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہم آپ کے ملکوں میں پناہ لیتے ہیں۔

گاؤں کوٹ احمدیہ میں چار قادیانی بھائی رہتے تھے۔ سب سے پہلے دو بڑے بھائیوں نے مل کر اپنے بھتیجے کو قتل کروایا۔ بھتیجا اسی چچا کا داماد بھی تھا۔ قتل نہ جانے کس وجہ سے کیا تھا۔ سنا ہے کہ بھتیجے کی چودھراہٹ کیوں بن رہی ہے نسل در نسل یہ لوگ قتل کرتے چلے جاتے۔ یہ بات آج سے تقریباً چالیس سال پہلے کی ہے۔ شاید یہ انہی سالوں میں قادیانی ہوئے تھے۔ بھتیجا زمین پر گندم کی فصل کا آخری پانی لگا رہا تھا۔ چچا نے بلوایا اور بیٹوں اور بھائی کی مدد سے قتل کرکے لاش کے ٹکڑے واٹر کے اندر دفن کر دیئے۔ تقریباً ایک سال بعد شکاری وہاں سے گزرے تو پانی نہ ہونے کی وجہ سے ان کے کتوں نے کھدائی کرنا شروع کی تو انہیں انسانی کھوپڑی اور ہڈیاں مل گئیں۔ وہ گاؤں لے کر پہنچے اور داستان سنائی تو پھر انہیں پتہ چلا کہ ہمارا گمشدہ بھائی قتل ہو گیا۔ پھر اسی بھتیجے کے دوسرے بھائیوں نے اپنے بھائی کا بدلہ لینے کے لئے اپنے چچا کو قتل کر دیا۔ اور دوسروں کی زمینوں پر پھینکوا دیا کہ دوسروں کا نام آئے۔ وہ کماد کی فصل لگا رہا تھا۔ ذرا دیکھیں ان کا شیطانی ذہن۔ تایا کا بڑا بیٹا اس کے بعد بنی سرا آکر آباد ہو گیا اور زمین ٹھیکے پر دے دی۔ جب واپس گیا تو سب سے چھوٹے بھائی کی اولاد نے اسے قتل کر دیا۔ تایا کے بیٹے کو بلوایا کہ آج پانی کا فیصلہ کرتے ہیں دوسرے ساتھی ان کے کیلے کی فصل کے اندر چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے اور سب نے مل کر اسے مارا اور مارنے کے بعد جب دیکھا وہ نہیں مرا تو اسے پانی کے واٹر میں گرا کر اوپر کھڑے ہو گئے اور قہقہہ لگاتے رہے پھر اسے مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے سردیوں کی رات تھی وہ ہوش میں آیا گرتا ہوا گھر پہنچا۔ داستان سنائی اور مر گیا۔ اس کی اولاد نہ تھی۔ اسی دشمنی کی وجہ سے یہ لوگ کچھ جرمن ناروے اور کینیڈا چلے گئے۔ کچھ کراچی اور چناب نگر آگئے۔ دو تین گھر کوٹ احمدیہ میں ابھی تک رہتے ہیں۔ بھٹو کے دور میں انہوں نے کنری شہر میں بینک ڈکیتی کی اور اس کیس کو بہانہ بنا کر کہ ہم لوگ قادیانی ہیں اور یہ کیس قادیانی ہونے کی وجہ سے ہوا باہر کے ملک چلے گئے۔ اب اس کوٹ احمدیہ کے قریب قادیانی اپنی عبادت گاہ مسجد کے طرز پر بنا رہے تھے اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر رہے تھے جسے موقع پر مولانا محمد علی صدیقی صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پہنچ کر قادیانی سازش کو ناکام بنا دیا۔

# جماعتی سرگرمیاں!!!

ادارہ

## ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

### پہلی نشست:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سنٹرل جامع مسجد برمنگھم میں پندرھویں سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کے پہلے سیشن سے خطاب کرتے ہوئے دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے علماء کرام' اسکالرز اور مندوبین ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' ڈاکٹر فیض علی شاہ (کیلی فورنیا) مولانا عبدالغفور حیدری' ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا محمد خان شیرانی' مولانا محمد اکرم طوفانی' قاری خلیل احمد بندھانی' حافظ عبدالقیوم نعمانی' مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی اور دیگر نے کہا کہ اس وقت دنیائے کفر اسلام کو مٹانے کے درپے ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے مقابلہ میں یوسف کذاب جیسے جھوٹے مدعی نبوت کو کھڑا کیا جارہا ہے۔ این جی اوز امدادی کاموں کی آڑ میں قادیانیت' عیسائیت' یہودیت کے تبلیغی ادارے بن چکے ہیں۔ مرزا طاہر اسلام اور پاکستان کے خلاف ہانگ دہل کفریہ دعوے کررہا ہے۔ کروڑوں افراد کے بیعت ہونے کے جھوٹے دعووں اور خاتم النبیین کی غلط تشریح کے ذریعہ امت مسلمہ کو گمراہ نہیں کیا جاسکتا۔ ایک طرف قادیانی گروہ دعویٰ کرتا ہے کہ جھوٹا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی سچا اور حق پر تھا جبکہ دوسری طرف قادیانی اپنے آپ کو قادیانی اور مرزائی کہنے سے کتراتے ہیں اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن قادیانی جماعت کو معلوم ہونا چاہئے کہ مسلمان کسی صورت میں عقیدہ ختم نبوت کی کوئی غلط تشریح قبول نہیں کرسکتے۔ تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا اور نہ کسی نئے آدمی کو نبوت یارسالت مل سکتی ہے۔ البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو اس وقت آسمانوں پر مسلمانوں اور عیسائیوں کے متفقہ عقیدہ کے مطابق زندہ موجود ہیں۔ وہ قیامت سے قبل تشریف لائیں گے لیکن وہ حضور ﷺ کے امتی کی حیثیت سے آئیں گے اور آپ ﷺ کی شریعت اور تعلیمات کی پیروی کریں گے۔

مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک مسلمانوں نے تمام جھوٹے مدعیان نبوت کو نہ صرف ٹھکرادیا بلکہ ان کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ مسلمان حضور ﷺ کے مقابلے میں کسی شخص یا جماعت کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اس لئے ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعووں کو ٹھکرادیا۔ دنیا بھر کی تمام عدالتوں نے قادیانی گروہ کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ قادیانی اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں تو اسلام کا لبادہ کیوں اوڑھتے ہیں؟۔ آج سٹیلائٹ اور انٹرنیٹ کے ذریعہ تبلیغ کو قادیانی گروہ کا موجودہ سربراہ مرزا طاہر اپنی حقانیت کی دلیل سمجھ رہا ہے حالانکہ عیسائیوں اور یہودیوں کے پاس اس سے زیادہ تشہیری وسائل ہیں۔ اس دلیل کی رو سے تو وہ بھی حق پر ہوئے۔ حالانکہ ان کے کفر میں اسی طرح کوئی شبہ نہیں جس طرح قادیانیوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ قادیانی جماعت نے برصغیر کی تحریک آزادی کے وقت جہاد کو حرام قرار دیا تاکہ مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کو ناکام بنادیا جائے۔ آج جبکہ جہاد کے ذریعہ مظلوم مسلمان افغانستان، کشمیر، فلسطین اور چیچنیا میں آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں تو مرزا طاہر اور اس کے ہمنوا جہاد کو خونریزی اور دہشت گردی قرار دے کر مسلمانوں کو آزادی کی نعمت سے محروم کر کے نسل کشی کے ذریعہ مسلمانوں کو ختم کرانے کے امریکی منصوبہ پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

دریں اثنا پندرھویں سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس میں حسب سابق امریکہ، جرمنی، بیلجیم، ناروے، ڈنمارک، جنوبی افریقہ، ہندوستان، بنگلہ دیش، پاکستان سمیت متعدد ممالک کے مندوبین اور اسکالرز نے شرکت کی۔ واضح رہے کہ یہ کانفرنس یورپ میں مسلمانوں کے سب سے بڑے مذہبی اجتماع ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی شہرت کی حامل ہے۔ کانفرنس میں بیس ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت یونیورسٹی آف اسلامک سائنسز کے چانسلر اور جامعہ الازہر قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کی۔ قبل ازیں کانفرنس کا آغاز جامعہ دارالعلوم کراچی کے استاذ القراء قاری عبدالمالک کی تلاوت سے ہوا۔ کانفرنس کے انتظامات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے رضاکاروں نے انجام دیئے۔

## دوسری نشست

پندرھویں سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کے دوسرے سیشن سے خطاب کرتے ہوئے

دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے علماء کرام‘ اسکالرز‘ مندوبین اور مختلف دینی جماعتوں کے رہنماؤں رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر صالح عبداللہ العبید‘ جمعیت علماء ہند کے امیر مولانا سید اسعد مدنی‘ جمعیت علماء برطانیہ کے سیکرٹری جنرل مفتی محمد اسلم‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت امریکہ کے امیر مولانا فیض علی شاہ‘ (کیلی فورنیا امریکہ) قاری خلیل احمد بندھانی‘ مفتی محمد جمیل خان‘ قاری اسماعیل رشیدی‘ حافظ عبدالقیوم نعمانی‘ مفتی خالد محمود‘ مولانا سلیم دھورات‘ قاری احمد عثمان ایڈووکیٹ‘ طہ قریشی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم حکمرانوں نے اگر این جی اوز کی آڑ میں قادیانیت‘ عیسائیت کا راستہ نہ روکا تو تاریخ ان کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ اور وہ وقت دور نہیں جب انڈونیشیا کی طرح دیگر ممالک میں بھی قادیانی اور عیسائی ریاستیں قائم کر دی جائیں۔ بنگلہ دیش میں تقسیم پاکستان کے وقت صرف چند ہزار عیسائی تھے لیکن آج این جی اوز کی تبلیغی سرگرمیوں کی بدولت ان کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ امریکہ اور مغرب صرف جہاد کے مخالف نہیں بلکہ وہ جہاد کے ذریعہ اسلام کی بالادستی سے بھی خوف زدہ ہیں۔ اس لئے ان کی خواہش ہے کہ وہ روئے زمین پر سے اسلام کے وجود کو ہی مٹادیں۔ مگر اب امت مسلمہ کے نوجوان بیدار ہو چکے ہیں۔ جب تک ایک مسلمان نوجوان بھی باقی ہے ان کی یہ خواہش پوری نہیں ہوگی۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو شہید کر کے اگر قادیانی اسلام دشمن قوتیں یا منافقین کا ٹولہ یہ سمجھنے لگا ہے کہ اب پاکستان یا دنیا بھر میں قادیانیت کو فروغ ملے گا تو یہ ان کی بھول ہے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے کروڑوں پیروکار قادیانیوں کی ہر سازش کو ہر سطح پر ناکام بنادیں گے۔ اب گلی گلی عقیدہ ختم نبوت اور جہاد کی باتیں ہوں گی۔ اگر حکومت پاکستان نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں کو گرفتار نہ کیا تو ہم یہ سمجھیں گے کہ حکومت نے ان کو شہید کرایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت برطانیہ اگر مولانا فضل الرحمٰن کو اس لئے ویزہ نہیں دیتی کہ وہ امریکہ کے ناپاک عزائم اور این جی اوز کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچارہے ہیں تو اس کا یہ فعل قابل مذمت ہے۔ ایسی صورت میں علماء کرام مجبور ہوں گے کہ وہ برطانیہ سے آنے والے پادریوں کے گروپوں کو ویزہ نہ دینے کے لئے حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالیں۔ مقررین نے قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر کی جانب سے قادیانیوں کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر کئے گئے جھوٹے دعوؤں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایک ارب بیس کروڑ مسلمان قادیانیوں کو مسترد کر چکے ہیں اور انشاء اللہ اگلی صدی اسلام کے غلبہ کی صدی ہوگی۔

## ختم نبوت کانفرنس ڈنمارک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا سید عبدالمجید ندیم‘ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر‘ مولانا منظور احمد الحسینی‘ مولانا محمد فاروق‘ طہٰ قریشی‘ حاجی عبدالحمید‘ مولانا احمد خان اور مولانا مشتاق الرحمٰن نے اسلامک سینٹر کوپن ہیگن میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کی وحدت کی بنیاد ہونے کے ساتھ ساتھ اس عقیدہ کے محور پر امت مسلمہ کی شیرازہ بندی قائم رہ سکتی ہے۔ سب سے پہلے اس عقیدہ کی شادابی کے لئے 12 سو سے زائد حفاظ‘ قراء‘ محدثین اور مفسرین صحابہ کرامؓ نے شہادت کا نذرانہ پیش کیا اور گزشتہ سو سال سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام اور قافلہ امیر شریعت کے جان نثاران ختم نبوت قربانیوں کے ذریعہ اس شجرہ طیبہ کی آبیاری کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ شہید ختم نبوت کی شہادت عقیدہ ختم نبوت کے اس شجرہ طیبہ کو مزید سرسبز وشاداب کرے گی اور آپ کا مبارک خون مسلمانوں کے بہتر مستقبل کی تمہید ہے۔ آج دنیا بھر میں قادیانی گروہ مسلمانوں کے اس عقیدہ ختم نبوت پر زد لگانے کے لئے درپردہ سازشوں میں مصروف ہے اور پاکستان میں دہشت گردی کی پشت پر یہودی اور عیسائیوں کے تعاون سے قادیانیت کا بہت بڑا کردار ہے۔ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر یہ گروہ پسماندہ علاقوں میں امداد کی آڑ میں مسلمانوں کو دین سے ہٹانے کی جدوجہد کررہے ہیں۔ الحمدللہ! ختم نبوت کانفرنسوں کے ذریعہ مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت کی آگاہی کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں اور منکرین ختم نبوت کی ارتدادی سرگرمیوں سے بچانے کے لئے لائحہ عمل دیا جاتا ہے۔ بیلجیم‘ مغربی جرمنی اور ڈنمارک کے بعد اب ناروے‘ پولینڈ‘ پرتگال اور امریکہ میں ختم نبوت کانفرنسوں کا آغاز نیک شگون ہے۔

## ختم نبوت کانفرنس بولٹن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری‘ مولانا محمد اکرم طوفانی‘ مولانا عبدالرشید‘ مولانا علی بھائی نے جامع مسجد زکریا بولٹن میں ختم نبوت سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو گروہ عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہو اور حضور ﷺ کے بعد کسی جھوٹے مدعی نبوت کا پیروکار ہو اس کے باوجود قرآن پر یقین اور رسالت پر ایمان کا دعویدار ہو تو اس کا دعویٰ جھوٹ اور دھوکہ کے سوا کچھ نہیں۔

کیونکہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے جس کے منکر کے خلاف حضرت ابوبکر صدیقؓ سے لے کر آج تک علماء کرام نے اجتماعی طور پر جہاد کا فتویٰ دیا اور اس پر عمل کیا۔ آج دنیا بھر میں عمومی طور پر اور یورپ میں خصوصی طور پر قادیانی اور منکرین ختم نبوت انسانی حقوق کے حوالے سے مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈوں میں مصروف ہیں اور کوشش کی جارہی ہے کہ اسلام کو خواہشات کا تابع بنادیا جائے۔ ایسی صورت میں دعوت و تبلیغ اور جہاد کے ذریعہ مسلمان اپنا تشخص برقرار رکھتے ہوئے اسلام کے غلبہ کے لئے جدوجہد کریں تاکہ دنیائے کفر کے منصوبوں کو ناکام بنایا جاسکے۔ اجتماعات سے حافظ احمد عثمان ایڈووکیٹ' سید عمران زکی' مولانا مفتی محمد فاروق' قاری محمد ہاشم' مولانا محمد شعیب' محمد منیب بیگ' مولانا لقمان' مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے خطاب کیا۔

## ختم نبوت کانفرنس پیرس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد ترک پیرس میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے رکن مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ نے کہا کہ قادیانی گروہ اور اس کے سربراہ اپنے دل ودماغ سے یہ خیال نکال دیں کہ وہ دنیاوی ترقیات' سیاسی پناہوں نوکریوں اور دنیاوی لالچ کے بل بوتے پر مسلمانوں کو قادیانیت کی زنغے میں لے لیں گے اور مسلمان حضور ﷺ کے دامن سے رشتہ توڑلیں گے کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے کبھی بھی بڑے سے بڑے دنیاوی مفاد کے مقابلے میں حضور ﷺ کی محبت کو ترجیح دی ہے۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک ہر جھوٹے مدعی نبوت نے دنیاوی مفادات کے ذریعہ ہی امت کو گمراہ کرنے کی کوشش کی لیکن غریب سے غریب مسلمان نے ان پیشکشوں کو ٹھکرادیا۔ اگر مرزا طاہر حق پر ہے تو وہ اپنے مذہب کے لئے الگ تشخص کا اعلان کیوں نہیں کرتا۔ اب یورپ اور دنیا بھر میں عقیدہ ختم نبوت کا پرچم بلند ہوچکا ہے۔ اگر عیسائیت اور یہودیت ڈش انٹینا' انٹرنیٹ اور ذرائع ابلاغ کے بل بوتے یا لاکھوں کی تعداد میں انجیل اور تورات چھپوا کر مسلمانوں کو دین سے نہیں ہٹا سکے تو قادیانی کس طرح مسلمانوں کو غلط تراجم اور انٹرنیٹ اور ڈش انٹینا کے ذریعہ گمراہ کرسکیں گے۔ انشاء اللہ مسلمان ہر مقام پر قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں کی راہ میں بھرپور مزاحمت کریں گے۔ کانفرنس سے حاجی عبدالحمید صدر ختم نبوت بیلجیم

اور حاجی محمد اشرف نے بھی خطاب کیا۔

## ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے زیر اہتمام چک نمبر 12/L کی جامع مسجد میں بعد از نماز عشاء ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے شرکت کی۔ علماء کرام نے کہا جب تک ایک قادیانی بھی زندہ ہے اس وقت تک جہاد جاری رہے گا۔ قادیانیت کی نشوونما نہیں ہونے دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی' جنرل سیکرٹری قاری محمد زاہد اقبال' ناظم تبلیغ علامہ عبدالباقی' حرکت الجہاد الاسلامی کے رہنما حاجی محمد یعقوب' ختم نبوت یوتھ فورس چیچہ وطنی کے جنرل سیکرٹری قاری محمد اصغر عثمانی اور محمد امان اللہ چیمہ نے اپنے خطابات میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ چک نمبر 12-37/L میں قادیانیوں کا مسلمانوں میں غلیظ ترین لٹریچر تقسیم کرنا مسلمانوں کے ایمانی جذبات پر براہ راست حملہ ہے۔ اسلام کش لٹریچر انتظامیہ کے قبضے میں ہے لیکن اس مسئلہ کا کوئی تسلی بخش ایکشن نہیں لیا گیا۔ اگر اسی طریقہ سے مسلمانوں کے قومی' مذہبی اور ایمانی جذبات کو ٹھیس پہنچائی گئی تو پھر حالات کی تمام تر ذمہ داری مقامی اور ضلعی انتظامیہ پر ہوگی۔ جمعیت علماء پاکستان کے رہنما مولانا غلام نبی منصوری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر داؤد اور دیگر قادیانیوں کی ارتدادی شرانگیزیوں کا علم مقامی و ضلعی انتظامیہ اور خفیہ ایجنسیوں کو بھی ہے لیکن امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر عملدرآمد نہ ہونا مرزائیت نوازی کا واضح ثبوت ہے۔ اگر حالات کو کنٹرول نہ کیا گیا تو پھر ختم نبوت کے دیوانے کارروائی پر مجبور ہوں گے۔

## ٹنڈو آدم میں شہید ختم نبوت کانفرنس

عالم اسلام کی مایہ ناز شخصیت مفکر اسلام فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی یاد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے زیر اہتمام حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر صدارت شہید ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ محمد اعظم قریشی اور جناب عزیز احمد آفریدی نے خراج منظوم پیش کیا۔ بعد میں حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری' حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی' حضرت مولانا محمد راشد مدنی اور دیگر علماء کرام نے اپنے

اپنے انداز میں شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت لدھیانویؒ جیسی شخصیات صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ مقررین نے کہا کہ حکومت حضرت لدھیانویؒ کے قاتلوں کی گرفتاری میں بہت لیت و لعل سے کام لے رہی ہے اور جان بوجھ کر تفتیش کا رخ موڑ رہی ہے۔ مقررین نے حضرت لدھیانویؒ کے قاتلوں کی فی الفور گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ بعد ازاں کافی تعداد میں لوگوں نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو لوگ والہانہ کھڑے ہوگئے۔ کانفرنس حضرت اقدس دامت برکاتہم کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

## رد قادیانیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ مرکزی و ضلعی مبلغین حضرات کا ہر تین ماہ بعد دفتر مرکزیہ ملتان میں اجلاس ہوتا ہے۔ گذشتہ سہ ماہی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ میٹنگ تک ''رد قادیانیت کورس'' کا ضلعی دفاتر میں اہتمام کیا جائے۔ جس میں سکولز' کالجز' مدارس کے طلباء' علماء کرام' خطباء اور دیگر طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے حضرات کو شرکت کی دعوت دی جائے۔ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے یہ تجربہ اتنا کامیاب رہا کہ اس پر جتنا حق تعالیٰ کی ذات کا شکر کیا جائے کم ہے۔ ہر جگہ دفاتر میں کورس کے لئے اہتمام کیا گیا تھا۔ لیکن شرکاء اس کثرت سے تشریف لائے کہ دفاتر اپنی تمام تر وسعت کے باوجود ناکافی ثابت ہوئے۔ چنانچہ دفاتر سے ملحقہ مساجد میں ان کلاسوں کا اہتمام کرنا پڑا جس کی تفصیل یہ ہے:

## رحیم یار خان

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرکلر روڈ رحیم یار خان میں 27-28-29 جولائی و یکم اگست کو کورس کا اہتمام کیا گیا۔ حضرت مولانا بشیر احمد مرکزی ناظم تبلیغ نے اس کے افتتاحی اجلاس سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔ بقیہ ایام میں مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطابات کئے۔ سوال وجواب کی محافل منعقد ہوئیں۔ پہلا اجلاس دفتر میں ہوا لیکن جگہ ناکافی ہونے کے باعث بقیہ تمام پروگرام جامعہ مدنیہ کی جامع مسجد میں منعقد ہوئے۔ بلاشبہ سینکڑوں حضرات نے اس میں شرکت کی۔ اس موقع پر

کوٹ سبزل میں ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں سراج السالکین حضرت میاں سراج احمد دین پوری کی صدارت میں مولانا اللہ وسایا اور دیگر علماء کے بیانات ہوئے۔ مولانا نے جامع مسجد غلہ منڈی میں حضرت قبلہ قاری محمد اکمل صاحب' خطیب جامعہ ہذا کی دعوت پر جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا۔ اس طرح استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کی دعوت پر جامعہ عثمانیہ گلشن اقبال سینکڑوں علماء' وطلباء کے اجلاس سے بھی مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ حضرت مولانا قاضی عزیز الرحمن صاحب' حضرت مولانا بشیر احمد' حضرت مولانا مفتی عبداللطیف' حضرت مولانا قاضی شفیق الرحمن' حضرت مولانا احمد بخش اور دوسرے حضرات کی دعاؤں و توجہ سے گویا چار روزہ کانفرنسوں سے بھی زیادہ فائدہ ہوا۔

## گنمبٹ

گنمبٹ ضلع خیر پور سندھ میں یکم سے تین اگست تک دوروزہ ختم نبوت کورس کا اہتمام کیا گیا۔ سینکڑوں حضرات نے شرکت کی۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے پر مغز لیکچرز دیئے حضرت مولانا خان محمد صاحب مبلغ اور جماعت کے رفقاء اور دینی قیادت نے اسے مثالی طور پر کامیابی سے ہمکنار کیا۔

## بہاول پور۔

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 39 ماڈل ٹاؤن میں 13-14-15-16 اگست کو چار روزہ کورس کا اشتہار شائع کیا گیا۔ مولانا محمد اسحق ساقی نے مقامی جماعت کی سرپرستی میں بھرپور محنت کی۔ چنانچہ چاروں روز عصر تا عشاشرکاء کی اتنی زیادہ حاضری تھی کہ بجائے دفتر کے غلہ منڈی کی جامع مسجد حاجی اشرف میں یہ منعقد کیا گیا۔ مناظر اسلام حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے لیکچرز ہوئے۔ سوالات وجوابات کی محفل منعقد ہوئی۔ جامعہ مدنیہ اور دوسرے مدارس میں مناظرین ختم نبوت کے لیکچرز ہوئے۔

## گوجرانوالہ

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ میں 22-23 اگست کو دوروزہ کورس کا اعلان کیا گیا۔

عصر تا مغرب اور پھر بعد از عشا پہلے دن اتنی حاضری تھی کہ دوسرے دن جامع مسجد ختم نبوت میں اہتمام کرنا پڑا۔ حضرت حافظ محمد ثاقب' حضرت مولانا فقیر اللہ اختر' حضرت مولانا حافظ محمد یوسف عثمانی' پروفیسر محمد اعظم' پروفیسر محمد انور' محترم حافظ احسان الواحد' حافظ محمد الیاس' جناب قاری امان اللہ قادری اور دوسرے رفقاء کی محنت سے بحمدہ تعالیٰ بہت ہی زیادہ تعداد میں رفقاء نے شرکت کی۔ دونوں دن مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔

## ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ

جامع مسجد فاروقیہ سیالکوٹ میں یک روزہ ختم نبوت کانفرنس کا حضرت پیر شبیر احمد گیلانی' مولانا محمد مصدق' پروفیسر شجاعت علی مجاہد اور مولانا محمد عارف ندیم نے 23 اگست بعد از مغرب اہتمام کیا۔ حضرت مولانا سمیع الحق' حضرت مولانا محمد اسعد تھانوی' حضرت مولانا بشیر احمد شاد' حضرت مولانا سیف الرحمن درخواستی' حضرت مولانا عبدالرحیم نقشبندی' مولانا یحییٰ خان محسن' مولانا عبدالرؤف فاروقی' مولانا ڈاکٹر غلام محمد' مولانا فقیر اللہ اختر اور دوسرے حضرات کے بیانات ہوئے۔ یوں مغرب سے رات گئے تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر پیر شبیر احمد گیلانی کی صدارت میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

## بہاول نگر

24-25-26 اگست کو سہ روزہ رد قادیانیت کورس کا دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قاسم روڈ بہاول نگر میں اہتمام کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مناظر اسلام حضرت مولانا خدا بخش صاحب کے تین روزہ مناظرانہ خطابات سے علماء اور طلباء اور عوام نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی' حضرت مولانا قاری سعید احمد جنرل سیکرٹری' حضرت مولانا فیض احمد اور دوسرے حضرات کی ساعی سے حق تعالیٰ شانہ نے مقامی طور پر اس پروگرام کو کامیاب کیا۔

## لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن میں 23-24-25 اگست کو سہ روزہ

قائم ہے رہنے دیا جائے۔"

ڈیرہ کے نامور علماء کرام اور دانشور جن میں مولانا علاؤالدین، مفتی عبدالقدوس، خلیفہ عبدالقیوم، راجہ اختر علی، سہیل احمد اعظمی، سعید احمد قریشی، حامد علی رحمانی، خواجہ محمد زاہد، حاجی مہربان، مولانا غلام رسول نے اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ ہدایت اللہ خان اور مقامی انتظامیہ اور فوجی حکام کو مسجد کھولنے پر زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ انہوں نے ڈیرہ کے دیرینہ 27 سالہ مسئلہ کو حل کر کے مسلمانان ڈیرہ کے دل جیت لئے ہیں۔ اس موقع پر علماء کرام نے خطاب کرتے ہوئے مقامی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محمد ریاض الحسن گنگوہی کے شبانہ روز کاوشوں کو بھی سراہا۔

## جھوٹی نبوت کا دعویدار گرفتار

اوکاڑہ تھانہ شاہ بھور کی انتظامیہ نے نواحی گاؤں 41/4L میں چھاپہ مار کر نبوت کا دعویٰ کرنے کے الزام میں 70 سالہ صوفی شعبان ولد جمیل قوم چوغطہ کو گرفتار کر کے اس کے قبضہ سے تحریری دستاویزات اور کفریہ عبارتوں پر مشتمل لٹریچر قبضہ میں لے لیا جو قالین سازی کا کاروبار کرتا ہے دوروز قبل لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے مختلف دیہات میں جا کر اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے بیان کیا کہ میں نبی ہوں اور اس کا اعلان برملا کیا جائے۔ یہ واضح توہین رسالت ہے اور تحریروں میں اس نے لکھا ہے کہ جبرائیل کے ذریعہ اس پر وحی کا نزول ہوتا رہا ہے اور مستقبل میں قیامت کے نزدیک دنیا میں ظہور پذیر ہونے والے امام مہدی اس کے سالار اعظم ہوں گے۔ 17 اگست 1988ء کو اس نے سابق صدر ضیاء الحق کی پالیسیوں سے تنگ آکر اس کا طیارہ فرشتوں کو حکم دے کر گرا لیا مگر ضیاء الحق کے ساتھ سوار دیگر لوگوں کو بھی ہلاک کر دیا۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد مبلغ ختم نبوت نے انتظامیہ کو کہا کہ صوفی شعبان انتہائی مکار اور جھوٹا ہے اگر وہ اتنا سادہ ہوتا تو خفیہ لٹریچر دو زبانوں میں مشتہر نہ کرتا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے اکابرین علماء اور کارکنوں کی کثیر تعداد تھانہ شاہ بھور میں پہنچ گئی اور گستاخ رسول کے خلاف دفعہ 295C اور 295A کا پرچہ درج کرا لیا مگر بعض اخبارات نے نامعلوم وجوہ کی بنا پر ملزم کی گرفتاری کے لئے حقائق کو توڑ مروڑ کر شائع کر کے نا صرف پیشہ وارانہ بد دیانتی کا مظاہرہ کیا بلکہ توہین رسالت کے مرتکب ملزم کو سپورٹ کرنے کی کوشش کر کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی۔

اصل حقائق کو مسخ کرنے اور فرقہ واریت کو ہوا دینے کی کوشش کے خلاف گول چوک اوکاڑہ میں زبردست احتجاجی مظاہرہ ہوا جس میں مظاہرین نے ان اخبارات کی کاپیاں نذر آتش کیں اور ان اخبارات کے خلاف زبردست نعرہ بازی کی گئی۔ الحمدللہ! بروقت گستاخ رسول کی گرفتاری سے لوگوں نے اطمینان کا سانس لیا اور ملزم کو ریمانڈ کے لئے جیل بھیج دیا گیا۔

## یوسف کذاب کیس میں استغاثہ کے وکلاء کے اعزاز میں استقبالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور یوسف کذاب کیس کے مدعی حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے وکلاء جناب محمد اسماعیل قریشی' جناب محمد اقبال چیمہ' جناب غلام مصطفیٰ چوہدری' جناب حمید اعوان' جناب محمد یعقوب قریشی کے اعزاز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی دفتر لاہور میں استقبالیہ دیا۔ استقبالیہ میں تحریک ختم نبوت میں شامل دینی جماعتوں کے رہنماؤں حافظ محمد ریاض درانی جمعیت علماء اسلام' سردار محمد خان لغاری جمعیت علماء پاکستان' مولانا ظفر اللہ شفیق' قاری محمد زبیر' سید ضیاء الحسن شاہ' مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' محمد طاہر رزاق' مولانا مجیب الرحمٰن سمیت کئی ایک علماء نے شرکت کی۔ استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے سینئر وکیل محمد اسماعیل قریشی نے کہا کہ گستاخ رسول کی سزا کے قانون کے لئے انہیں کئی سال تک محنت کرنا پڑی۔ یہ پہلا موقع ہے کہ کسی جھوٹے مدعی نبوت کو اس قانون کے تحت سزائے موت ہوئی ہے۔ اس فیصلہ کے دوررس نتائج برآمد ہوں گے۔ جناب محمد اقبال چیمہ نے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ مجھے کسی گستاخ رسول کو کیفر کردار تک پہنچانے میں وکالت کرنے کا موقع ملا۔ انشاء اللہ! یہ فیصلہ میرے اور میرے رفقاء کی مغفرت کا باعث ہوگا۔ کیس کے لئے شب و روز محنت کرنے والے وکیل جناب غلام مصطفیٰ چوہدری نے کہا کہ یہ فیصلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے اس صدی کا تحفہ ہے۔ انہوں نے یوسف کذاب کیس میں دلچسپی رکھنے والے علمائے کرام خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو مبارکباد پیش کی کہ انہوں نے آگے بڑھ کر جھوٹی مدعی نبوت کو کیفر کردار تک پہنچانے میں قانونی راستہ اختیار کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے وکلاء کو مبارکبادی جن کی محنت سے یہ فیصلہ معرض وجود میں آیا۔ انہوں نے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے وکلاء کے ذریعے یوسف کذاب کو تختہ دار تک پہنچا کر رہیں گے۔

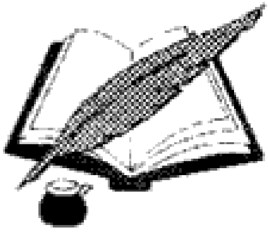

# تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ (ادارہ)

نام کتاب : سالانہ ''الفلاح'' کا مولانا عبدالکریم قریشیؒ نمبر

مرتبہ : مولانا عبدالقادر بلوچستانی

صفحات : 102

قیمت : =/30 روپے

ملنے کا پتہ : دار العلوم خلفاء راشدین موضع سنی خضدار بلوچستان

حضرت اقدس مولانا عبدالکریم قریشیؒ پیر شریف کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ آپ شیخ الصلحاء حضرت مولانا حماداللہ ہالیجویؒ کے خلیفہ اور سندھ میں غیرت اسلاف کی روایات کے امین اور ناموس رسالت کے پاسبان تھے۔ ساری زندگی حق کی سربلندی اور باطل کے تعاقب میں گزاری۔ قادیانیت کے تعاقب میں 17000 کلو میٹر کا سفر کیا۔ اور قادیانیت کو ناکوں چنے چبوائے۔ ضرورت تھی کہ حضرت پیر والوں کی سیرت وسوانح پر قلم اٹھایا جائے اور اسے سپرد قرطاس کیا جائے تاکہ آنے والی نسلیں اس سے راہنمائی حاصل کریں۔

اللہ پاک آپ کے شاگرد رشید مولانا عبدالقادر کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے اپنے سالانہ ''الفلاح'' کا ایک نمبر شائع کر کے حضرت پیر والوں کے حالات زندگی کو محفوظ کر دیا ہے۔ مجموعی طور پر یہ سعی ودہے اگرچہ چند ایک مقامات پر قلم راہ اعتدال سے ہٹ گیا ہے۔ جس میں اختلاف کی گنجائش موجود ہے۔

بہر حال یہ مجموعہ آپ کے شدین کے لئے راہنمائی کا باعث ہوگا۔ پورے ملک میں بالعموم اور سندھ کی بالخصوص کوئی لائبریری اس سے خالی نہیں ہونی چاہئے۔ زبان میں سادگی بلکہ گلابی اردو ہے جس میں سندھی زبان کی چاشنی پائی جاتی ہے۔ خداوند قدوس حضرت پیر والوں کے گلشن کو صدا آباد وشاداب رکھے اور ان کی اولاد کو ان کا صحیح جانشین بنائے۔

# دینی معلومات

تحریر: مولانا محمد طیب فاروقی

سوال......رحمت دو عالم ﷺ نے ملک شام کا پہلا سفر کس کے ساتھ کس عمر میں کیا۔

جواب......رحمت دو عالم ﷺ نے ملک شام کا پہلا سفر اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ کیا جبکہ آپ ﷺ کی عمر بارہ سال تھی۔

سوال......رحمت دو عالم ﷺ کی اس سفر میں کس عیسائی راہب سے ملاقات ہوئی۔ اس نے آپ ﷺ کے متعلق کیا کہا تھا۔

جواب......جرجیس نامی راہب سے ملاقات ہوئی جو کہ بحیرا راہب کے نام سے مشہور تھا اور آپ ﷺ کے متعلق کہا۔ یہی ہے سردار جہانوں کا یہی ہے رسول پروردگار علم کا جس کو جہانوں کے لئے اللہ رحمت بنا کر بھیجے گا۔

سوال......کس مقام پر ملاقات ہوئی اور راہب نے آپ کے چچا ابو طالب کو کیا کہا اور اس پر عمل ہوا۔

جواب......مقام بصریٰ پر ملاقت ہوئی۔ قسم دے کر ابو طالب کو کہا کہ شام نہ لے جائیں وہاں کے اسرائیلی لوگ آپ ﷺ کو صفات وعلامات سے پہچان کر قتل کر دیں گے۔ ابو طالب نے آپ ﷺ کو مکہ روانہ کر دیا۔

سوال......بحیرا راہب کو کس طرح معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نبی آخر الزماں ہیں۔

جواب......بحیرا راہب آسمانی کتابوں کا عالم تھا ان کتابوں میں نبی آخر الزماں کی علامات وصفات مذکور تھیں اسی لئے رحمت دو عالم ﷺ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور ہاتھ پکڑ لیا۔

سوال......رحمت دو عالم ﷺ کے صدقے بحیرا راہب نے پورے قافلہ سے کیا سلوک کیا۔

جواب......فقط آپ ﷺ کی وجہ سے پورے قافلہ کی دعوت کی جبکہ اس سے قبل کسی طرف متوجہ نہیں ہوا۔ اور آپ ﷺ واپس مکہ جانے لگے تو آپ ﷺ کو روٹی اور زیتون ناشتہ کے لئے ہدیہ پیش کیا اور اٹھ کر دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی۔

# خاتم النبیین

فارسی متن : شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ

مقدمہ : محدث کبیر مولانا محمد یوسف بنوریؒ

اردو ترجمہ : شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی زندگی کی آخری تصنیف جس کا مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے حکم پر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے اردو میں ترجمہ کیا۔

متن و ترجمہ ایک ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

**حصہ اول :** نبوت اور منصب نبوت' ختم نبوت' خاتم النبیین' تفسیر آیت خاتم النبیین' ختم نبوت اور حدیث نبوی' اجماع امت اور ختم نبوت' ختم نبوت اور صوفیائے کرام' عیسیٰ علیہ السلام۔

**حصہ دوم :** تلبیسات مرزا' کفریات مرزا' دعاوی مرزا' تناقضات مرزا' عقائد مرزا' عجائبات مرزا' سیرت مرزا' الہامات مرزا۔

مندرجہ بالا عنوانات سے کتاب کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ مدت سے نایاب تھی۔ اہل علم کی خواہش پر دوبارہ شائع ہوئی ہے۔

صفحات 320 'کتابت' طباعت' کاغذ' جلد انتہائی عمدہ اعلیٰ اور خوبصورت و دیدہ زیب ہے۔ تمام تر خوبیوں کے باوجود قیمت صرف =/60 روپے ہے۔ پیشگی منی آرڈر ضروری ہے۔ وپی نہ ہوگی۔ پڑھئے تاکہ اکابر کے علوم اور مسئلہ کی اہمیت سے آپ روشناس ہوں۔

**ملنے کا پتہ:**

## دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان فون : 514122

# احتساب قادیانیت جلد سوم

## مجموعہ رسائل مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ

- مراق مرزا
- عمر مرزا
- اختلافات مرزا
- بشارت احمد علیہ الصلوٰۃ
- نزول مسیح علیہ السلام
- سلسلہ بہائیہ وفرقہ مرزائیہ
- مرزائیت کی تردید بطرز جدید
- عیسیٰ علیہ السلام کا حج کرنا، مرزا قادیانی کا بغیر حج کے مرنا
- مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی
- مرزائیت میں یہودیت ونصرانیت
- مرزا قادیانی نبی نہ (ایک مناظرہ)
- حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں
- حلیہ مسیح مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ
- مرزا قادیانی کی کہانی! مرزا اور مرزائیوں کی زبانی
- مرزا غلام احمد رئیس قادیان اور اس کے بارہ نشان
- مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں
- معجزہ اور مسمریزم میں فرق
- سنت اللہ کے معنی مع رسالہ واقعات نادرہ
- انجیل برنباس اور حیات مسیح
- حضرت عیسیٰ کا رفع اور آمد ثانی ابن تیمیہ کی زبانی، مرزا کی کذب بیانی

**عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان**

Monthly ***Laulak*** Multan Regd. No. M-108

فرما گئے یہ ہادیؐ لانبی بعدی

تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد

# ختم نبوت کانفرنس

۱۹

انیسویں سالانہ

مسلم کالونی چناب نگر

12/13 اکتوبر 2000ء بمطابق ۱۳/۱۴ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ بروز جمعرات جمعہ

## زیرِ صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا

## خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء، مشائخ

سیاسی قائدین

دانشور اور وکلاء

خطاب فرمائیں گے۔

| فون نمبرز | ملتان | کراچی | لاہور | اسلام آباد | سرگودھا | گوجرانوالہ | فیصل آباد | چناب نگر | کوئٹہ | ٹنڈو آدم |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | 514122 | 7780337 | 5862404 | 829186 | 710474 | 215663 | 633522 | 212611 | 841995 | 71613 |

*** عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان ***